بریلویت اور قادیانیت

بجواب

دیوبندی قادیانی بھائی بھائی

مرتب: محمد سیف حنفی دامت برکاتھم

پیشکش: الانجمن ڈاٹ او آر جی

رسالہ کا نام:

بریلویت اور قادیانیت

مؤلف:

محمد سیف حنفی صاحب

کمپوزر :

محمد عبداللہ

پیشکش :

الانجمن ڈاٹ او آر جی

مقدمہ

محترم قارئین کرام!

علماء اہل سنت دیوبند سے اللہ پاک سے دین کے ہر شعبہ میں کام لیا ہے جیسا کہ کسی سے یہ مخفی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلک حق اہل سنت دیوبند میں لوگ جوق در جوق شامل ہوتے ہیں۔ مگر اہل بدعت کو یہ ہضم نہیں ہوتا کہ اگر ساری عوام دیوبندی ہوگئی تو گیارویں بارویں کے نام پر ہمیں چندے کون دے گا یہی بات ہے کہ ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں جو ان سے اس قسم کی حرکات کرواتے ہیں۔ تو رضا خانیوں حضرات عوام کو گمراہ کرنے کے لیے نت نئے الزام لگا کر لوگوں کو حق سے دور کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اسی کوشش میں حسن نوری نامی ایک رضا خانی بھی ہے جسے علماء حق کی پذیرائی کھائے جا رہی ہے اور اس نے نت نئے حربے استعمال کرنے شروع کر دئے ہیں کبھی چند ورقی و چند سطری رسالہ "وہابیہ کی رسول دشمنی" لکھا جا رہا ہے تو کبھی "دیوبندی قادیانی بھائی بھائی"۔۔۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بے چارہ علم سے کورا و یتیم ہے ہم نے اس کو ایک فون کال بھی کی تھی کہ موصوف کی علمیت کا اندازہ لگایا جا سکے مگر موصوف جواب ہی نہ دے سکے اور اپنے ہی علما کہ خلاف دعوے کرنے لگے یہ ویڈیو کی شکل میں نیٹ ہر ڈال دی گئی ہے ساتھی استفادہ فرما سکتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جناب جاہل ہیں اور ان کا علمیت سے کوئی واسطہ نہیں

ہے۔جس کا نمونہ اگر دیکھنا ہوتو جناب کے رسالہ ''وہابیہ کی رسول دشمنی کے جواب میں ''رضا خانیوں کی مجرمانہ کوشش'' کتاب دیکھ لے۔

ان کی کتاب ''دیوبندی قادیانی بھائی بھائی'' کو پڑھا دجل وفریب کے سوا اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔اس رسالہ سے انہوں نے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی معاذ اللہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ان کے اس دعوی میں کتنی سچائی ہے آپ آگے ملاحظہ فرمالیں گے۔

ہم البتہ یہاں یہ بات واضح کر دیتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ کے آخری نبی و رسول آپ ﷺ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو ان کے بعد نبوت کا مدعی ہو قطعا کافر ہے نبوت کا دشمن ہے۔یہی عقیدہ تمام علماء دیوبند کا ہے چنانچہ المہند میں مولانا سہارن پوریؒ رقم طراز ہیں

الجواب: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر کو پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا (ص 50،51)

اب المہند پر اکابر علماء کی تصدیقات ملاحظہ فرمائیں

اکابرین دیوبند تصدیق کنندگان کتاب المہند

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ

مولانا میر احمد احسن امروہیؒ

مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ

مولانا حکیم محمد حسن دیوبندیؒ

مولانا قدرت اللہ صاحب مرادآبادیؒ

مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی

مولانا غلام رسول دیوبندیؒ

مولانا محمد سہول صاحبؒ

مولانا عبدالصمد دیوبندیؒ

مولانا حکیم محمد اسحاقؒ

مولانا ریاض الدین صاحبؒ

مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ

مولانا ضیاء الحق صاحبؒ

مولانا محمد قاسم صاحبؒ

مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ

مولانا سراج احمد صاحبؒ میرٹھ

مولانا محمد اسحاقؒ میرٹھ

مولانا حکیم محمد مصطفیٰؒ

مولانا حکیم محمد مسعود گنگوہیؒ

مولانا محمد یحیی سہارن پوریؒ

مولانا کفایت اللہ سہارن پوریؒ

مولانا محمد احمد نانوتویؒ

یہ تھے اکابر علماء دیوبند جن کو نوری صاحب منکر ٹھہرا رہے تھے وہی دیوبندی عقیدہ ختم نبوت رکھتے ہیں یوں نوری صاحب کا سارا دھوکہ و مکاری پکڑی گئی اور نوری صاحب کی مکاری کا قلع قمع ہو گیا۔

نوری صاحب آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ یہ علمی میدان ہے کوئی گھر کا کمرہ نہیں جہاں حواریوں کو کچھ بھی کہہ کر مطمئن کیا جا سکتا ہے۔

تو یوں نوری صاحب کا کذب پکڑا گیا۔

نوری صاحب گھر کی خبر لیں

نوری صاحب کے ہم مسلک ڈاکٹر ابوالخیر صاحب بریلویوں کے متعلق لکھتے ہیں

کہ ان کے نزدیک اعلی حضرت فاضل بریلوی کا مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے بڑھ

کر ہے۔

(مغفرت ذنب ص6)

☆نوری صاحب آپ کے نزدیک تو اعلی صاحب نبیوں سے بڑھ کر ہیں دوسروں پر بے جا اعتراضات کے بجائے اپنے گھر کا جائزہ لیا ہوتا۔

بریلویوں کا نبی احمد رضا

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے

جام کوثر کا پلا احمد رضا (نغمۃ الروح ص48)

☆مولوی مطیع الرحمن کی طرح اس کا انکار مت کرنا کیونکہ تمہارے شرف ملت نے تذکرہ کابر اہل سنت میں اس کے مصنف مولوی ایوب علی صاحب کو اپنا اکابر مانا ہے۔

☆نوری صاحب بتائیں بروز قیامت حوض کوثر پر نبی ﷺ ہوں گے یا احمد رضا؟؟؟

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ یوں فریاد ہم کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوئیاں ہوتیں

چلتے چلتے ایک اور حوالہ لیجئے

المیز ان کے احمد رضا نمبر میں لکھا ہے

مرزائی مسجد محلہ گھیر جعفر خا بریلی میں امام احمد رضا دوبار وعظ فرمایا کرتے تھے(ص74)

☆لو نوری صاحب اب تبصرہ کرو کہ قادیانی دوست کون ہے۔

تاہم نوری صاحب سے التماس ہے کہ جناب مکرو دھوکہ سے کچھ نہ ہوگا کہ قاسمی شیر تمارے تعاقب میں ہیں اور ان شاء اللہ تم جیسے فتنوں کو ان کے گھر تک پہنچا کر آنا ہمارا کام ہے۔اللہ پاک سب کو حضور ﷺ کی سچی غلامی نصیب فرمائے اور ان بدعتیوں کو عقل سلیم عطا فرمائے مگر مولانا سرفراز صاحب صفدرؒ کہا کرتے تھے کہ بدعت کے ہوتے ہوئے ممکن نہیں کہ عقل جیسی نعمت نہیں ملے۔

بریلوی اپنے گھر کے فتوے سے منکر ختم نبوت

ہیں کواکب کچھ اور نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں بازی گر یہ دھوکہ کھلا

دنیا عالم سے یہ مخفی نہیں کہ بریلوی لائحہ عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ اپنے آپ گھر کی گندگی کو چھا کر الٹا دوسروں کو موروو دالزام ٹھہرایا جائے۔

یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

مگر فریق مخالف یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ اس کا پالا علماء اہل سنت دیوبند سے پڑا ہے جو الحمدللہ فریق مخالف کی ہر چالاکی کو سمجھتے آئے ہیں اور بھرپور جواب دیتے آئے ہیں۔یہ تو سب پر ظاہر ہے کہ اپنے امام اہل سنت اپنے مجدد کو نبی ماننے والے خود ہی اپنے امام پر کفر کے فتوے لگا چکے ہیں اور جو الزام ہم پر عائد کیا گیا ہمارے متعلق تو ثابت نہ ہوا مگر

پنے گھر سے وہی برآمد ہو گیا۔مثلاً فریق مخالف رضاخانیوں کا یہ دعوی تھا کہ علما دیوبند معاذ اللہ گستاخ رسول ہیں ۔اب یہ صرف دعوے کی حد تک ہی ہے مگر ان کے اپنے مولوی گستاخ رسول ثابت ہو چکے ہیں۔

اب اسی طرح کا ایک دعوی یہ کیا کہ دیوبندی منکر ختم نبوت ہیں معاذ اللہ۔مگر بات پھر وہی ہے کہ یہ بھی دعوی محظ ہے مگر الزام لگانے والوں کے گھر سے ہی انکار نبوت کا گندہ عقیدہ نکل آیا۔

بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب وگل میں مؤثر تھی؟ اگر مؤثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب وگل میں مؤثر تھی؟ اگر مؤثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی

نبی مانا جائے یا نعوذ باللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے اگر وہ مؤثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لیے بالفعل نبی تھے اور بایں ہمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاورسل علیہم الصلوۃ والسلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت و رسالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی

قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

(نظریہ، ص ۱۱)

ایک اور بریلوی عالم مولانا سیف علی سیالوی لکھتے ہیں:

(۱۲) تحقیقات : جب لوگ مذہبی چالبازوں کی چالبازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عنقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۴۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی اور ایسی لکھی کہ علم کے دریا بہا دیے مستقبل قریب میں انشاء اللہ یہ کتاب ہر خاص و عام کی دینی ضرورت بنتی نظر آ رہی ہے۔ (حجۃ الاسلام نمبر ص ۲۶۲)

تتمہ تحقیقات میں لکھا ہے:

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔

اس طرح پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ آپ خاتم بمعنی اصل نبی ہیں اور دوسرے انبیاء آپ کے تابع ہیں لہٰذا اگر بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آ جائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحقیقات، ص ۴۰۰)

ان عبارات کو سامنے رکھنے پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ نبی ﷺ کو شروع سے نبی مانتے ہین وہ لوگ نبی ﷺ خاتم النبین نہیں مانتے۔

ان ہمارے پاس ایک لسٹ ہے جو ہم آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ جو بریلوی لوگ نبی ﷺ کو شروع سے نبی مانتے ہیں اور سیالوی صاحب کی رو سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔

والد ماجد اعلی حضرت فاضل بریلوی صاحب

مولوی نقی علی صاحب اپنی کتاب انوار جمال مصطفی ﷺ لکھتے ہیں

عالم و آدم پیدا نہ ہوا تھا کہ اس کی پیغمبری اور رسالت کا شور عالم بالا میں بلند تھا۔(ص 81،82)

یک جگہ یوں لکھتے ہیں

ایک بار صحابہ نے گزارش کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے ؟ فرمایا جب آدم درمیان روح و جسد کے تھے(ص 86)

مولوی احمد رضا خان صاحب

محقق مسلک بریلویہ مفتی عبد المجید سعیدی لکھتے ہیں

والد ماجد اعلی حضرت حضور سید عالم ﷺ کی بالفعل نبوت کے تقدم کے قائل ہیں۔(مصلحانہ کاوش ص 23)

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں

حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے فرمایا (الی) اے ابوالحسن ! بے شک محمد ﷺ رب العلمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست و پاوالوں کے پیشوا تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے۔الخ (تجلی الیقین ص 91)

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں

وصلی اللہ تعالی علی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقا وآخرھم بعثا۔یعنی اللہ تعالی حضور خاتم المرسلین پر درود بھیجے جو نبی بنائے جانے میں سب سے اول اور بھیجے جانے میں سب سے آخر ہیں۔(ختم النبوۃ ص 5 طبع لاہور)

مولوی عبدالمجید صاحب اعلی حضرت کا عقیدہ یہی لکھتے ہیں کہ

اعلی حضرت آپ ﷺ کے زمانہ قبل تخلیق آدم علیہ السلام سے نبی ہونے کے قائل ہیں۔(مخلصانہ کاوش ص 46)

مفتی احمد یار نعیمی صاحب

مفتی صاحب لکھتے ہیں

حضور کی ولادت ،ہجرت ،مکی مدنی ہونا،وفات پاجانا یہ حضوت کی آمد و روانگی کے نام ہیں ورنہ حضور ولادت سے پہلے بھی نبی تھے اور ابدال آباد تک نبی ہیں۔(رسائل نعیمیہ ص 273،272)

مفتی محمد خان قادری لکھتے ہیں

نبی ہر حال میں نبی ہوتا ہے خواہ وہ ماں کے شکم میں ہو۔(شرح سلام رضا ص 392)

مفتی اجمل سنبھلی صاحب لکھتے ہیں

ہمارے نبی اکرم ﷺ اپنے یوم ولادت ہی سے متصف بہ نبوت تھے۔(رد شہاب ثاقب ص456،457)

مولوی غلام جیلانی میرٹھی لکھتے ہیں

ہم نے بجائے نبوت ظہور اس لیے کہا کہ غار حرا کی اس وحی سے نبوت کا ظہور شروع ہوا ہے ورنہ نبوت تو اس واقعہ سے ہزار ہا سال پیشتر عالم ارواح میں عطا ہو چکی تھی س وقت تک حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔(بشیر القاری ص 26)

مفتی شریف الحق امجدی صاحب

مفتی صاحب لکھتے ہیں

ثابت ہے کہ آپ ﷺ قبل بعثت بھی نبی تھے کسی نبی کے امتی نہ رہے۔(نزہۃ القاری جلد 1 ص 241)

علامہ فیضی نے بھی اسی عقیدہ پر زور دیا ہے(ضیاء النبی ﷺ)

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں

حضور نبی پاک ﷺ جملہ مخلوق میں پہلے پیدا ہوئے اور اسی وقت سے نبوت سے نوازے گئے۔(پڑھا لکھا امی ص 2،84)

مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب لکھتے ہیں

قران کے نزول کے آغاز سے بھی بہت پہلے آپ نبی تھے۔(اثبات علم غیب ص 51 جلد 1)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

آپ کو بچپن میں نبوت عطا کردی گئی تھی (تبیان القران جلد 12 ص 843)

علامہ عبد الرزاق بھترالوی صاحب بھی اسی عقیدہ پر ہیں دیکھئے تذکرۃ الانبیاء ص 651)

علامہ جلال الدین امجدی صاحب بھی اسی عقیدہ کے حامل ہیں دیکھئے (فتاوی فیض الرسول جلد 1 ص 14 13)

مولوی سردار احمد فیصل آبادی صاحب بھی اسی نظریہ کے حامل تھے (فوائد دور حدیث ص 62،70)

مولوی احمد سعید کاظمی بھی اسی نظریہ پر تھے (دیکھئے مقالات کاظمی جلد 1 ص 60)

پیر مہر علی شاہ صاحب کا بھی یہی نظریہ تھا اس بات کا اقرار مولوی عبد المجید سعیدی صاحب کو بھی ہے (دیکھئے مصلحانہ کاوش ص 89)

مفتی اعظم ہند بریلویہ اسی نظریہ کے حامل تھے (مصلحانہ کاوش ص 101)

شاہ رکن الدین صاحب بھی اسی نظریہ کے حامل تھے (مصلحانہ کاوش ص 110)

علامہ شرف قادری کا بھی یہی نظریہ ہے (مصلحانہ کاوش ص 113)

خواجہ قمرالدین سیالوی بھی اسی نظریہ پر تھے (مصلحانہ کاوش ص 150)

مولوی عبدالمجید سعیدی بھی اسی نظریے پر ہیں جیسا ان کی کتابیں شاہد ہیں

مفتی محمد صابر صاحب

مفتی اقبال صاحب

مولانا حامد علی صاحب

مفتی شوکت سیالوی

علامہ شیر محمد سیالوی

مولانا محمد اشفاق سعیدی

مولانا عبدالستار سعیدی

مولانا بشیر احمد صاحب

علامہ خادم رضوی

مولانا قاری فیصل عباس صاحب

مولانا قاری احمد حسن صاحب

مولانا شریف صاحب رضوی صاحب

ان کے علاوہ مفتی جمیل احمد سیالوی کی کتاب پر پندرہ علما کی تصدیقیں ہیں اور وہ بھی اسی نظریہ پر ہیں

علامہ نور بخش توکلی

علامہ سید محمود احمد رضوی

سید محمد سعید الحسن شاہ

فضل حق خیرآبادی

پیر کرم شاہ صاحب

بحر العلوم علامہ عبد العلی

یہ سب نبی ﷺ کو چالیس سال سے پہلے نبی مانتے ہیں۔تو اشرف سیالوی کے نزدیک یہ ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔اور بقول خود یہ حضرات نانوتوی کے کفریہ کلام کو درست کہہ کر گویا تائید کررہے ہیں۔

اب رضاخانی بتائیں کہ ختم نبوت کا منکر خود کون ٹھہرا؟؟؟؟ کیا مولوی اشرف سیالوی اینڈ کمپنی کے لحاظ سے بریلوی جید علما منکر ختم نبوت نہ ہوئے؟؟؟

ع ہماری نہیں مانتا نہ مان اپنوں کی تو مان

بندہ عاجز

محمد سیف حنفی عفی عنہ

حرف آغاز

ختم نبوت حضور ﷺ کی وہ اعلی صفت ہے جو آپ کو عطا ہوئی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہے اب جو نبوت کا دعوی کرے بے ایمان جھوٹا پکا کافر ہے۔اس بارے میں علماء دیوبند کا عقیدہ واضح ہے مگر حسن نوری نے اسے بھی اختلاف کی بھینت چڑھا ڈالا ہے۔

مگر اگر اصل حقیقت کو دیکھنا ہو تو یوں ملاحظہ فرمائیں:

احمد رضا صاحب اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ

عقیدہ ختم نبوت اور رضا خانیوں کا طرز عمل دیکھنا ہو تو ان کے مجدد صاحب کو ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے

مولوی احمد رضا خان صاحب نے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے متعلق لکھا ہے

یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے اور حاشیہ میں لکھا ہے اور نبی بھی کیسا صاحب

شریعت،(معاذ اللہ۔۔)

(فتاوی رضویہ جلد 15 ص 192)

☆بقول احمد رضا شاہ شہیدؒ غیر نبی کو نبی مانتے ہیں اور نبی بھی صاحب شریعت تو سوچئے گویا بقول احمد رضا شاہ شہیدؒ ختم نبوت کے منکر ہوئے پس پھر تو احمد رضا خان صاحب کے نزدیک شاہ شہیدؒ کو کافر ہو جانا چاہئیے تھا مگر احمد رضا صاحب نے شاہ شہیدؒ کو کافر نہ مانا بلکہ یہاں تک لکھ دیا

علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے

پھر لکھتے ہیں

یعنی یہی جواب ہے اور اسے پر فتوی ہوا اور اسی پر فتوی ہے اور یہی ہمارا مذہب

(حسام الحرمین مع تمہید الایمان ص 158،159)

☆یعنی رضا خانیوں کی غیرت تو یہ کہتی ہے ہے کہ اگر کوئی نبی ﷺ کے بعد کوئی اور نبی مان لے اور وہ نبی بھی صاحب شریعت ہو تو وہ بھی کافر نہیں ہوتا (العیاذ باللہ)

ہمارے سامنے حسن نوری کا رسالہ دیوبندی قادیانی بھائی بھائی موجود ہے جس کا آپریشن کرنا مقصود ہے اور ان شاء اللہ ہم ایک بار پھر اس بدبخت کی اس بکواس گوئی کا جواب دینے کے لیے حاضر ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی کتاب میں اس کی اپنی کوئی تحقیق نہیں ہے بلکہ اپنی ہی کتابوں سے مواد چوری کر کے اس نے یہ رسالہ بنا ڈالا ہے اور اپنے آپ کو مصنفین کی

فہرست میں شامل کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔مگر یقین جانیے اس جیسے چور رضا خانیوں کو چند اور ملے تو رضا خانیوں کی تباہی کے لیے کافی ہیں۔

وری صاحب مواد

سرقہ کرنے والے چور

جناب حسن نوری صاحب نے اپنے ان رسالون میں مواد چوری کیا ہے اور جن کتب سے چوری کیا ہے وہ قہر خداوندی اور سفید وسیاہ جیسی بدنام زمانہ کتابیں ہیں۔

نوری صاحب پریشان نہ ہوں ہم نے چوری کا فتوی اپنی جانب سے نہیں لگایا بلکہ یہ فتوی تو آپ کی جماعت کے نام نہاد محقق میثم قادری کا ہے

میثم قادری مولانا الیاس گھمن صاحب کی کتاب کے جواب میں کلمہ حق میں مضمون تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کتاب کا مولف دیوبندیوں کا نام نہاد متکلم مولوی الیاس گھمن دیوبندی ہے یہ کتاب اس موضوع پر کوئی نیا اضافہ نہیں کیونکہ یہ کتاب مطالعہ بریلویت وغیرہ سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی ہے

آگے لکھتے ہیں

مولوی الیاس دیوبندی پرانا چور ہے

کچھ آگے فرقہ اہل حدیث پر استاد جی کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں

یہ کتاب بھی مختلف کتب سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی گئی ہے۔

(کلمہ حق شمارہ 8 ص 27)

☆ تونوری صاحب آپ بھی چور بلکہ پرانے چور(کیوں کہ آپ کی پچھلی کاوش میں بھی مواد چوری ہوا تھا اور کرنے والے آپ تھے) ہیں۔ یہ ہم نے آپ کے ہم مسلک سے ہی ثابت کر دیا۔ دیکھا آپ کے مسلک میں آپ کی حیثیت ایک چور کی سی ہے۔

ص 1 پر نوری صاحب لکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ علماء دیو بند نے ہی نئے نبی کا آ پہلے تسلیم کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی مردود لعین نے انہی کی عبارتوں کا سہارا لیا (دیوبندی قادیانی بھائی بھائی ص 1)

لجواب:

اس بات پر ہم لعنت اللہ کہیں گے کیوں کہ نوری نے یہاں جو جھوٹ بولا ہے اس کے کوئی پیر نہیں ہیں دروغ بے فروغ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

باقی یہ کہنا کہ قادیانی ہماری عبارات کا سہارا لیتے ہیں لہذا ہم نے ان کا راستہ ہموار کیا ہے تو نوری صاحب اول بات تو یہ ہے کہ قادیانی قران وحدیث اور بزرگان دین کی عبارات سے بھی استدلال کرتے ہیں ذرا مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ہی پڑھ لو تو کیا تمہارے اصول سے قران، حدیث اور بزرگان نے قادیانی راستہ ہموار کیا ہے؟؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مسلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ اور بریلوی

پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزائیوں نے اپنے دفاع میں احمد رضا خان کی فتاوی رضویہ پیش کی جلد 1 ص 543 قومی اسمبلی میں قادیانی مسلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ دیکھو

سی طرح جلد 1 میں مرزائیوں نے حسام الحرمین پیش کی تھی جسکا جواب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے دیا کہ الزامات جھوٹ پر مبنی تھے

سی طرح مرزائیوں نے اپنے دفاع میں احمد رضا کا رسالہ ردالرفضہ پیش کیا تھا جلد 2 ص 795

ص 2115 جلد 4 پر مرزائیوں نے خواجہ غلام فرید کو پیش کیا تھا جو آپ کے اکابر ہیں مسلم شدہ

☆ نوری صاحب کے اصول سے یہ پکے قادیانی دوست ہیں اور انہیں لوگوں کی عبارات سے مرزائیوں نے اپنا دفاع کیا۔

حسن نوری کی جہالت

حسن نوری لکھتے ہیں

جس طرح مرزا بلاشبہ کافر ومشرک ہے ٹھیک اسی طرح وہ لوگ بھی جنھوں نے کہا کہ بعد زمانہ نبوی کوئی نبی آجائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ملاحظہ ہو تحذیر لناس (ص 1)

الجواب:

نوری صاحب جہالت کی انتہا گہرائی میں موجود ہیں اور بے چارے کو سمجھ ہی نہیں کے یہ لکھ کیا رہا ہے۔ کیسے؟

نوری صاحب شرک کی تعریف سے ہی نا آشنا ہیں۔ نوری صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دیوبندی بھی کافر ومشرک ہیں مرزا قادیانی کی طرح اس کی وجہ یہ بیان کی کہ انہوں نے تحذیر الناس میں مذکورہ عبارت لکھی ہے۔ حالانکہ کفر اس عبارت میں کچھ نہیں اور شرک تو اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو کہتے ہیں۔ تو دیوبندی شرک میں مبتلا کیسے ہوئے ؟؟؟ اگر بالفرض تمہاری بات ایک منٹ کے لیے مان لی جائے کہ تحذیر کی عبارت میں ختم نبوت کا انکار ہے تو بھی اس میں شرک کیسے ہوگا ؟؟ کیا آپ نبی کو معاذ اللہ خدا سمجھتے ہیں؟

شرک کی تعریف اپنے گھر سے دیکھ لو۔

مولوی صدیق ہزاروی صاحب لکھتے ہیں

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی بھی شخص یا کسی بھی چیز کو اللہ کی ذات اور صفات میں برابر ماننا شرک ہے

(عقائد وعبادات ص 7)

☆ نوری کی یہ شرک کی تعریف سے یہ جہالت کا نتیجہ ہے کہ کیا سے کیا سمجھ بیٹھے خدا ان کو عقل دے۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ اور ختم نبوت

اس مقام پر ہم رضاخانی اصول پیش کرنا چاہیں گے رضاخانی مولوی لکھتے ہیں
بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت
ہے۔(آئینہ اہل سنت ص ۸۰،۸۱)

اب ہم مولانا نانوتویؒ کی عبارت کا اصل مطلب بیان کرتے ہیں۔

مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ لکھتے ہیں

الجواب: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر کو پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم نیں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنی دقت نظر سے عجیب رقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت با اعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے

خاتم ہیں۔اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات،جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم ومنتہی ہے اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس کے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء کی بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء آپ کی نبوت کے واسطے سے ہیں اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت ونبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں اور خاتم النبیین ہوئے ذاتا بھی زمانا بھی۔(المہند علی المفند ص 50–52)

تو نوری صاحب یہ ہے ہمارا مدعا مگر آپ کو کیا کیوں کہ آپ تو جاہل ہیں کیونکہ آپ تو بزرگوں کے خلاف مطلب نکالتے ہیں خدا تم کو عقل دے۔

☆اور یہ اصول بھی تمہارے پیش نظر ہو کہ المہند میں بقول رضاخانیت سنیوں والے عقیدے ہیں اور اسی المہند میں یہ عقیدہ بھی ہے تو یہ بھی سنیوں والا عقیدہ ہوا ملاحظہ ہو۔

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں

مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے اپنے خالص وہابیہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقعہ اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کئے۔(حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت ثقاہت)

مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں

علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر رسالہ المہند المفند ترتیب دیا جس میں

کمال چابک دستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت والے ہیں

(حسام الحرمین ص 8 مکتبہ نبویہ لاہور)

☆اسی سے ملتی جلتی عبارات الحق المبین اور التحقیقات لدفع التحیفات مولوی محمد ریاست علی کی ہیں گویا یہ مان لیا کہ المہند میں جو عقائد درج ہیں وہ سنیوں والے ہیں یوں ہمارہ اور مولانا قاسم نانوتویؒ کا عقیدہ سنیوں والا عقیدہ شمار ہوا اب اگر اعتراض ہوگا توتم پر کہ سنیوں والے عقیدہ رکھنے والوں پر الزام لگاتے ہو شرم نہیں آتی۔

اسی کو ایک اور طرز سے لیجئے چونکہ آپ نے اس کتابچہ میں سفید وسیاہ سے مواد لیا ہے تو ہم اسی کتاب سے ایک اصول پیش کرتے ہیں

مولوی کوکب اوکاڑوی لکھتے ہیں

جو بانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اعلی حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اعلی حضرت بریلوی چونکہ قادری کہلاتے ہیں اس لیے وہ شیخ عبد القادر کے تابع ہیں اس طرح اعلی حضرت خود کو نبی کہہ رہے ہیں یہ بلا شبہ اعلی حضرت بریلوی پر بہتان ہے جو بانس برگ سے بریلی کے مصنف اور اس کے حامی اس بہتان طرازی کی سزا ان شاء اللہ ضرور پائیں گے

اعلی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ پر شدید بہتان لگانے والے دیوبندی وہابی تبلیغی ذرا کھلی آنکھوں سے اعلی حضرت بریلوی کا ختم نبوت کے بارے میں عقیدہ و فتوی ملاحظہ فرمائیں جو اعلی حضرت بریلوی نے اپنی کتاب جز اللہ عدوہ بابائہ ختم

النبوۃ میں تحریر فرمایا۔(سفید وسیاہ)

☆پس اس اصول کو غور سے پڑھیں اس کا کہنا ہے کہ اعلی حضرت کو منکر نبوت ٹھہرانے والے ان کے ختم نبوت پر فتوے کو پڑھیں۔

اسی اصول کو یاد رکھیں اب ہم قاسم العلومؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں

مولانا لکھتے ہیں

خاتم المرسلین ﷺ خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔(مناظرہ عجیبہ ص 9)

ایک جگہ لکھتے ہیں

اپنا دین وایمان ہے کہ بعد رسول اللہ ﷺ اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اسکو کافر سمجھتا ہوں(ص 144)

ایک جگہ لکھتے ہیں

ہاں یہ مسلم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے(ص 96)

اس سے بڑھ کر لیجئے صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یاذ دہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانیاور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالۃ مطابقی ثابت ہو جائیں۔(ص 70)

لیجیے حضرت کے ختم نبوت پر فتوے پڑھیں اور اپنی عقل کا علاج کرائیں کہ آپ کے گھر سے ہم نے قاسم العلومؒ کا بری ہونا ثابت کر دیا۔

آپ کے ہم مسلک لکھتے ہیں کہ

المہند کی اشاعت سے تمام غلط فہمیاں دور ہوجاتی ہیں (اتحاد بین المسلمین وقت کی ہم ضرورت ص 130)

☆لو جی ان کا کہنا ہے کہ علماء دیوبند کے حوالے سے بریلویوں کو جو غلط فہمیاں تھی سب لمہند کی اشاعت کے بعد ختم ہوجاتی ہیں۔مگر آپ انوکھے بریلوی ہیں جو جھوٹ بولنے میں ہچکچاتے نہیں۔

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص 79 پر یوں لکھا ہے

ہر شخص جانتا ہے کہ مصنف اپنی مراد کو بخوبی جانتا ہے

☆لو جی نوری صاحب ہم قاسم العلومؒ کی مراد بھی بتا چکے اب تو تم کو شرم آنی چاہئے

؎ آنکھیں اگر نہ ہوں تو پھر دن بھی رات ہے

اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

مولانا کی تائید پیر کرم شاہ صاحب کی کتاب تحذیر الناس میری نظر میں پڑھ لیں نوری صاحب آپ کی عقل درست ہوجائے۔

گھر کی گواہی

خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں محمد قاسم کو اعلی درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے

ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی۔(ڈھول کی آواز ص13)

نیز پیر کرم شاہ صاحب کے قلم سے بھی ملاحظہ ہو۔

یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نونوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ اقتباس بطور عبارت النص اور اشارت النص اس امر پر بلا شبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے ہیں اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے ہیں انہوں نے اس بات کو صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(تحذیر الناس میری نظر میں ص58)

؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

الحمدللہ قاسم العلومؒ کا عقیدہ بھی پتا لگ گیا اور ان کا مسلمان ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

نوری صاحب ص 1 پر لکھتے ہیں اب آیئے دیکھتے ہیں کیا اکابرین دیوبند نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا؟

الجواب :

جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ اکابرین دیوبند نے تو نبوت کا دعوی نہیں کیا مگر مسلک رضا خانی ضرور اپنے اعلی حضرت کو نبی سمجھتے ہیں۔

آپ کی کتاب انوار کنز الایمان ص 212 پر کچھ یوں انکشاف درج ہے

مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیاء ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں

☆ نوری صاحب دیکھا آپ نے بھلا بتائیں قادیانیت کا رشتے دار کون ہوا جب کہ احمد رضا کے استاد غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے۔

حوالہ نمبر 1 کا جواب

حوالہ نمبر ایک کے ذیل میں اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے

جناب محمد یعقوب صدر مدرس دیوبند کے حوالے سے تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ بعض صفات میں ہم اور حضور ﷺ مشترک ہیں۔(ص 1 دیوبندی قادیانی بھائی بھائی)

الجواب:

ارے نوری صاحب اس میں کیا گستاخی ہے اور کیا اس عبارت میں ایسا ہے جس سے آپ نے انکار ختم نبوت سمجھا؟؟ حضور ﷺ صادق اور آمین ہیں یہ آپ کی ایک صفت ہے تو کیا اب دنیا میں جو بھی سچا اور امین ہوگا کیا وہ آپ کے اصول سے منکر ختم نبوت ہوگا؟؟

ے جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حق گوئی ایک صفت ہے مگر اب آج کل کوئی سچ بولتا ہو وہ منکر ختم نبوت ہوگا

۔۔؟؟ یہ آپ کا عجیب فلسفہ ہے

بریلوی حضرات نبی کو حاضروناظر عالم الغیب اور مختار کل سمجھتے ہیں۔اور یہ تمام صفات ہیں۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان صفات میں کن کن کو مشترک مانتے ہیں

تو لیجئے مولوی عبدالسمیع رام پوری لکھتے ہیں

اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی غیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تو مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے(انوار ساطعہ ص359)

☆ نوری صاحب اس کتاب پر تقریظ اعلی حضرت کی ہے جو اس کی تصدیق کے لیے کافی ہے تو لیجئے رام پوری صاحب نے ناصرف ابلیس اور ملک الموت میں حاضروناضر کی صفت انی بلکہ نبی سے بھی زیادہ مانی تو رام پوری صاحب اور اعلی حضرت تو منکر ختم نبوت ٹھہرے۔

ب نوری صاحب ہی بتائیں اعلی حضرت کو کیسے بچایا جائے۔

سی طرح علم غیب کو لیجئے

آپ لوگ نبی کے لیے علم غیب تسلیم کرتے ہیں۔

چنانچہ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔(نورالعرفان 153)

☆ تو لیجئے آپ کے اصول سے چونکہ صفت علم نبی اور شیطان میں مشترک ہے لہذا احمد یار نعیمی شیطان کو نبی مانتے ہیں اور ختم نبوت کے منکر ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب لفظ کل سے عقیدہ علم غیب پر استدلال کرتے لکھتے ہیں

کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا۔(انباء المصطفی ص 4)

☆ یہ لفظ کل اپنی عمومیت کے لیے ہی ہے اور خاص ہو کر کبھی استعمال نہیں ہوا۔

ب آیئے قران کریم کی جانب۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ ہم نے کفر وشرک اور دیگر معاصی ور جرائم کا ارتکاب کرنے والی قوموں پر بطور تنبیہ بعض آفاقی اور انفسی تکلیفیں مسلط کیں تا کہ وہ اپنی اس مذموم حرکات سے باز آجائیں لیکن جن انہوں نے اثر پذیری کا ثبوت نہ دیا تو رشاد باری تعالی ہے کہ

تحنا علیھم ابواب کل شیئ (انعام پ7)

تو ہم نے ان پر ہر قسم کے دروازے کھول دیے۔

مگر چونکہ احمد رضا کے بقول لفظ کل کبھی خاص ہو کر استعمال ہی نہیں ہوا تو لامحالہ سارے دروازے جو کھولے گئے اس میں مولوی احمد رضا کے بقول نبوت کا دروازہ بھی ہو گا کا کہ کل تو کبھی خاص ہو نہیں سکتا اور عمومیت پر ہو تو نبوت کا دروازہ بھی کھلا ماننا پڑے گا یوں بقول احمد رضا صاحب انہیں نبوت عطا ہو گئی۔معاذاللہ یوں بتائیں کہ رضا خانی قادیانیت کا رستہ ہموار کرتے ہیں اور دوسروں پر الزام ڈالتے ہیں۔

مختار کل پر آیئے آپ نبی ﷺ مختار کل مانتے ہیں۔

ب آیئے آپ کے اعلی حضرت کی جانب وہ لکھتے ہیں

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کس اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث (حدائق بخشش ص 9 حصہ دوم)

☆کل کے تمام اختیارات جو اللہ کے پاس ہیں وہ نبی ﷺ ملے اور اس کے بعد پیران پیر حضرت جیلانیؒ کو۔اول تو یہ نظریہ خود شرکیہ کفریہ مگر ہم یہاں یوں استدلال کرتے ہیں کہ تمام اختیارات جو حضور کو تھے وہی اختیارات شیخ جیلانیؒ میں مان لیے یہ صفت مشترک مان لی اور یوں اعلی حضرت آپ کے حساب سے منکر ختم نبوت بن گئے۔

ٹھوکریں مت کھائیے چلیے سنبھل کر دیکھ کر

چال سب چلتے ہیں لیکن بندہ پرور دیکھ کر

اور یہی نہیں بلکہ اس طرح مختار کل کس کس کو مانا ہم بیان کرتے ہیں مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں

جب اللہ تعالی نمرود جیسے کافر کو ملک عطا کرسکتا ہے اپنے محبوب کریم علیہ السلام پر اس کا کتنا کرم ہوگا۔

☆نوری دیکھو تمہارے نصیر الدین صاحب مختار کل نبی کو ثابت کرنا چاہ رہے ہیں اور دلیل میں نمرود جیسے کافر کو ثابت کررہے ہیں تو گویا مختار کل کی سفت ایک کافر میں مان لی اور یوں ایک کافر کو نبی مان لیا اور منکر ختم نبوت بن بیٹھے۔

مولوی برخودار ملتانی لکھتے ہیں

یہ تو سچ ہے کہ آپ رسول و نبی نہیں پھر خصوصیات رسول کا غیر رسول میں پایا جانا حیرت انگیز ہے۔(غوث اعظم ص 283)

آگے جیلانیؒ کی شان میں یہاں تک لکھتے ہیں

فنا الرسول کے مرتبہ میں یہاں تک کمال کیا کہ آخر ہم رنگ وہم صفات نبوی فائز ہوئے۔(ص 251 غوث اعظم)

☆ لیجئے نوری صاحب یہ بھی آپ کے حساب سے پیران پیرؒ کو نبی مان کر منکر ختم نبوت ہو گئے اور قادیانیت کے بھائی ہوئے۔

حوالہ نمبر 2 کا جواب

حسن نوری نے دیوبندی مذہب نامی کتاب سے یہ اعتراض چوری کیا ہے اور ہم اس کو چور ثابت کر آئے ہیں لکھتا ہے

تھانوی صاحب کے مرید جناب تھانوی کو انبیاء وصحابہ کے برابر مانتے تھے مزید المجید ص 18 اور اشرف المعمولات ص 5 اس میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک مرید نے اس بات کا قرار کیا کہ میں آپکو (تھانوی) نبیوں اور صحابہ کرام کے برابر سمجھتا ہوں۔ (دیوبندی قادیانی بھائی بھائی ص 1)

الجواب:

نوری صاحب نے بھی دیوبندی مذہب کے مصنف کی طرح اشرف المعمولات ص 5 کا حوالہ دیا ہے جبکہ یہ عبارت ص 50 پر موجود ہے اس سے پتا لگتا ہے کہ جو غلطی مولوی غلام مہر علی نے کی اسی کی نقل اس نے ماری ہے مگر نقل کے لیے بھی عقل درکار ہے جو ان میں ناپید ہے۔ پھر اس کو یہ توفیق بھی نہ ہوئی کہ پوری بات نقل کرتا کیونکہ اسے پتا تھا کہ پوری بات نقل کی تو مطلب برآمد نہ ہوگا اس لیے اس نے نامکمل بات پیش کردی مگر ہم

ان شاء اللہ ان کا تعاقب کریں گے۔

ہم اصل عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ سارا معاملہ صاف ہو جائے۔

حضرت کے یہاں ایک لیٹر بکس رکھا ہے جن لوگوں کو کچھ کہنا سننا ہوتا ہے خط میں لکھ کر لیٹر بکس میں ڈال دیتے ہیں۔ حضرت والا سہولت سے جواب لکھ کر بذریعہ خادم ان تک پہنچا دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے کچھ بے ہودہ اور بے جوڑ باتیں لکھ کر بکس میں ڈالدیں حضرت والا نے دیکھ کر اس پرچہ پر یہ لکھ دیا کہ ظہر کے بعد اس پرچہ کو میرے ہاتھ میں دینا۔ بعد ظہر کے ان صاحب نے پرچہ پیش کیا۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ میں آپکو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

اب حضرت والا نے اس سے دریافت کرنا شروع کیا کہ آپ نے یہ جو لکھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور مصافحہ سے محروم رہا اس کا کیا مطلب ہے آیا آپ نے سلام کیا تھا میں نے جواب نہیں دیا یا آپ نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے میں نے دھکیل دیا یا آپ نے خود نہ کیا۔ یا میں نے آپ کو ممانعت کردی تھی۔ اس پر وہ صاحب بیٹھے رہے اور دوبارہ استفسار پر بولے کہ جی مجھ سے خطا ہوگئی اس پر فرمایا کہ خطا ہوگئی میں یہ نہیں پوچھتا ہوں میری غرض یہ ہے کہ آپ کا اس لکھنے سے کیا مطلب تھا۔ ان صاحب نے کہا کہ یہ مطلب تھا کہ اصلاح ہو جاوے اس پر فرمایا کہ آپ نے اس واسطے خطا کی تھی کہ میری اصلاح ہو جاوے یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے کوئی چوری کرے اور حاکم کے دریافت کرنے پر یوں کہے کہ چوری اس واسطے کی کہ میری اصلاح ہو جاوے یا کوئی اپنے کپڑے پر گو لگا

یوے اب اس سے کوئی کہے کہ گو کیوں لگا رکھا ہے تو وہ اس کے جواب میں کہے کہ جی کپڑ
ھل جاوے گا یعنی بغیر گو کہ لگائے کپڑا پاک ہو گا نہیں
ور حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس پر لوگ مجھے سخت کہتے ہیں۔
(اشرف المعمولات ص 50۔ 51 مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا و مزید المجید
ص 18۔19 مطبوعہ دہلی انڈیا)

☆ لیجئے معاملہ ہی صاف ہو گیا ان ہم نوری صاحب کے گھر کے حوالے دیتے ہیں کہ انبیاء و
صحابہ سے احمد رضا کو کس نے آگے بڑھایا۔

آپ کی کتاب انوار کنز الایمان ص 212 پر کچھ یوں انکشاف درج ہے
مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام
لانبیاء ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں
لیجئے نبیوں سے بڑھ کر آپ اعلیٰ حضرت کو سمجھو الزام ہم پر۔

وصایا شریف میں ہے
بعض مشائخ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
جمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔(وصایا شریف ص 24)

☆ بتاؤ صحابہ سے افضل احمد رضا کو کس نے مانا؟؟؟

؎ کہاں وہ جائے گا بچ کر میری نگاہوں سے
میں آئینہ ہوں اسے بے نقاب کرنا ہے

حوالہ نمبر 3,4,5 کا جواب

نوری صاحب لکتے ہیں

دیوبندیوں کی معتبر کتاب اصدق الرایا میں مولوی اشرف علی تھانوی کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

آپکا قد مبارک اور رنگت اور چہرہ شریف اعلی اور تن مبارک حضرت مولانا اشرف علی جیسا تھا

(اصدق الرویاء ص 5)

حوالہ نمبر 4 کے دیل میں لکھتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی کی شکل میں ہیں (اصدق الرویاء ص 25)

حوالہ 5 کے ذیل میں لکھتا ہے

شکل ایسی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی (اصدق الرویاء ص 37) (بھائی بھائی 2)

الجواب: اگر کسی کی ظاہری شکل وصورت کسی نبی سے ملتی ہو یہ گستاخی ہے یا قادیانیت دوستی ہے تو دل تھام لو

مولوی احمد رضا فتاوی افریقہ میں لکھتے ہیں

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان (پیران

پیرؒ) میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات ونعوت جلالت آئینہ محمدی ﷺ میں تجلی فرما ہے۔(فتاوی افریقہ ص 97)

☆نوری بتائے کہ پیران پیر میں حضور کی تمام صفات متجلی ہیں تو اس میں جمال وغیرہ بھی ہوئی اگر یہ قادیانیت دوستی ہے تو بس یہ تو احمد رضا نبی کی تمام صفات مان بیٹھا تو قادیانیت کا دوست کون ہوا؟

☆سب صفات میں ختم نبوت بھی ہے یوں احمد رضا صاحب تو پھنس گئے۔

مولوی احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں

چھے زمینوں میں انبیاء اللہ نہیں پائے جاتے بلکہ (ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو سیاست وقیادت اور عظمت وامتیازی حیثیت میں انبیاء سے مشابہت رکھتے ہیں اور ان کی قائم مقامی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔(مقالات کاظمی ص 270،235)

☆نوری بولو اگر غیر انبیاء کا صورتا یا کسی اعضا کا نبی سے مشابہ ہونا قادیانیت کو فروغ دینا ہے تو سب سے بڑے قادیانی حمایتی بریلوی ہیں۔

؎اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اور دیکھو۔مولوی احمد رضا کا ایک محب لکھتا ہے

جس کے چہرہ انور میں حسن مصطفی ﷺ کی جھلک نظر آتی ہے۔(دو عظیم رہنما ص 219)

☆نوری صاحب لو دیکھ لو قادیانی دوست تو تیرے گھر والے ثابت ہوتے جا رہے ہیں اور

فکر نہ کرو آخیر تک تم اپنے مسلک کا جنازہ نکلتے دیکھو گے۔

مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں

میرے قبلہ مرشد حضرت میاں صاحبؒ کا زمانہ مجھ ایک نے نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں نے دیکھا ہر ایک دیکھنے والے اور زیارت کرنے والے نے دیکھا کہ عین نبوت کا نمونہ ہے اور ہر حاضر وہ کچھ دیکھ جاتا ہے جس سے نبوت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔(حقائق و معارف ص492)

☆ نوری صاحب دیکھئے یہ آپ کو نظر نہیں آتا؟

اب ہم پیش کرتے ہیں آنجہانی مجدد مولوی احمد رضا صاحب کو ان کو پڑھ کر عقل کا علاج کر لیجئے۔

امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی شکل مبارک سر سے سینہ تک حضور اقدس ﷺ سے مشابہ تھی

اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی سینے سے ناخن پا تک اور امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ سر سے پاؤں تک حضور اقدس ﷺ سے مشابہ ہوں گے۔ایک صحابی حضرت عالس بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی۔(ملفوظات ص 260)

☆ نوری صاحب پڑھ لو تمہارے خبطی پن سے اعتراض کہاں کہاں تک وارد ہوگا۔بولو کیا اعلی حضرت بھی ان سب کو نبی سمجھتے تھے جو انہوں نے مشابہت کا ذکر کیا؟

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مولوی احمد رضا کو البتہ یہ علم تھا کہ ظاہری شباہت کی مشابہت پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اور یہ یاد رکھو تمہارے جیسے خبطی لوگوں کو ہی احمد رضا نے اس کے اگلے صفحے میں یوں جواب دیا ہے۔

یہ تو ظاہری شباہت ہے ورنہ فی الحقیقت وہ ذات اقدس تو شبیہہ سے منزہ اور پاک بنائی گئی ہے کوئی ان کے فضائل میں شریک نہیں (ملفوظات ص 261)

☆ لیجئے ان اعتراضات کا جواب اپنے مجدد سے ہی۔ اب امید ہے نوری صاحب کا ہاضمہ درست ہو گیا ہوگا اگر ابھی بھی نہ ہوا تو یقین کیجئے ابھی تو اس کے رسالے کے دوسرے صفحے پر ہماری تنقید ہے ابھی اور باقی ہے اخیر تک پہنچتے نوری صاحب کو منہ چھپانے کی حاجت ہو گی کہ دیوبند کے بغض میں اس نے اپنے مسلک کا صحیح سے بیڑہ غرق کر ڈالا ہے۔ ان شاء اللہ

حوالہ نمبر 6 کا جواب

آگے نوری صاحب نے حضرت تھانوی کے مرید کے حوالے سے اعتراض کیا ہے اور وہ حوالہ پیش کیا ہے جسکا جواب ہمارے علماء اہل سنت بہت پہلے ہی پیش کر چکے ہیں۔

جناب نے قادیانیت کے بھائی ہونا ثابت کرنے کے لئے مولانا اشرف علی تھانوی کے مرید کا واقعہ پیش کیا ہے جس نے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا۔

الجواب:

نوری صاحب بات یہ ہے کہ آج تک کوئی رضا خانی یہ ثابت نہیں کر سکا کہ اس

نے یہ کلمہ لاالہ الااللہ بیداری کی حالت میں پڑھا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ تو اس نے خواب میں پڑھا ہے اور خواب کسی کے بس کی بات نہیں ہم غلام سے یہ پوچھتے ہیں جو خواب تم نے نقل کیے ہیں مثلا ملفوظات میں ہے کہ امام بخاریؒ نے خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے مکھیاں اڑا رہے ہیں یا امام اعظم رحمہ اللہ کا خواب کہ آپ ﷺ کی ہڈیاں اکٹھی کر رہے ہے یا غوث پاک رحمہ اللہ نے خواب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کا دودھ پیا وغیرہا کیا چودہ صدیوں میں کسی نے ایسا خواب دیکھا ہے اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا ان خوابوں سے بھی انکار کرو گے؟

کچھ خدا کا خوف کرو نوری صاحب آپ کی انہیں حرکات کی بنا پر آپ اپنوں کی عدالت میں صحیح ثابت نہیں ہو سکتے

حسن نوری اپنے ہم نام حسن علی رضوی کی ذد میں

حسن نوری نے بڑے دھڑلے سے یہ حوالہ پیش کیا تھا مگر یہ خود پھنس گیا وجہ کچھ یوں ہے کہ مولوی حسن علی رضوی صاحب لکھتے ہیں

ازروئے انصاف یہ حق نہیں پہنچتا کہ جن باتوں کے متعدد بار جوابات دے چکے ہیں آپ ہر نئی آنے والی کتاب میں وہی کٹے پٹے پرانے اعتراض کرتے جائیں۔ البتہ مخالفین کو یہ حق ہے کہ ہم نے جو جوابات دیئے ہیں جو جو وضاحتیں کی ہیں ان جوابات اور وضاحتوں پر اعتراض کر سکتے ہیں ان کی کمزوری بیان کی جا سکتی ہے جو ان کے زعم میں ہو لیکن وہی اعتراض نقل کیے جانا بے شرمی و ہٹ دھرمی ہے۔

(محاسبہ دیوبندیت جلد 1 ص53)

یک جگہ یوں لکھتے ہیں

یہ کس قدر ظلم وناانصافی وستم ظریفی ہے کہ بار بار تردید ووضاحت شدہ اعتراضات کا عادہ کیا جارہا ہے اورانہیں الزامات کی 101 دانوں والی تسبیح پڑھی جارہی ہے۔(ص32)

☆پس تونوری صاحب آپ وہی اعتراضات جن کے جوابات ہم دے چکے پیش کر کے نا نصاف، ظالم، ستم ظرف، ہٹ دھرم اور بے شرم ثابت ہوئے اور یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے آپ کے گھر سے دکھا رہے ہیں۔ یہ تو آپ کی آپ کے گھر والوں کی نظر میں عزت ہے۔

؎اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تمام حجت

1 میاں شیر محمد شرق پوری نے ایک نوجوان کو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ اور لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ پڑھنے کے لئے کہا۔(رضائے مصطفی)

2: آپ کے عالم لکھتے ہیں

زبان پہ کلمہ یہی ہو جاری کہ یا محمد معین خواجہ۔(ہفت اقطاب ص200)

3: خواجہ معین الدین چشتی نے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ چشتی رسول پڑھنے کو کہا۔(فوائد فریدیہ ص83)

4 شیخ شبلیؒ نے اپنے ایک مرید کو لا الہ الا اللہ شبلی رسول پڑھنے کا س حکم دیا۔(فوائد الفوائد ص 360)

5 پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ ۔(تحقیق الحق ص 127)

☆نوری صاحب یہ لیجیے اب یہ ضرور آپ کے اصول سے قادیانیت دوست ثابت ہوئے ۔جو بیداری کی حالت میں بھی کلمے پڑھواتے رہے۔

حوالہ نمبر 7 کا جواب

س کے حوالے سے نوری صاحب لکھتے ہیں

جامع المجددین نامی کتاب میں اسکے مصنف نے حضرت تھانوی کو پیغمبر کے پہلو میں لے جا کر بیٹھا دیا تھا۔(دیوبند سے بریلی تک ص 1 بحوالہ دلچسپ مناظرہ ص 148)

لجواب:

نوری صاحب اول بات تو یہ ہے کہ دیوبند سے بریلی آپ کی کتاب ہے۔ہمارہ حوالہ ہم پر حجت ہوگا جب ہماری کتاب سے دو۔ورنہ یہ انتہائی نامناسب حرکت ہے۔یہ ہم نہیں کہتے ملاحظہ ہو اپنے ہم مسلکوں کی جانب سے

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں

کسی کا عقیدہ و مسلک اس کی اپنی کتاب سے لکھا جاتا ہے(محاسبہ دیوبندیت ص

600جلد 2ص600)

آگے لکھتے ہیں

یہ بات کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ ایمان وعقیدہ یا مسلک تو بیان کریں ہم
مانچسٹروی کا مگر حوالہ دیں مودودی یا غلام احمد پرویز کا (ص600)

☆ نوری صاحب دیکھ لیا پس تم ہمارا حوالہ ہماری کتاب سے دو اور عبارت جوں کی توں
پیش کرو اور ہم سے جواب لو۔ تاہم تم نے یہ نامعقول ونامناسب حرکتیں شروع کی ہیں اس
سے گریز کرو۔

حوالہ نمبر 8 کا جواب

اس حوالے سے حسن نوری صاحب نے مرثیہ گنگوہی کو اٹھایا ہے مگر اس کا جواب بھی دیا جا
چکا ہمارے علماء کی جانب سے اور یوں اس حوالے کو پیش کرنے پر بھی حسن نوری صاحب
حسن علی رضوی کی زد میں آتے ہیں۔

حسن نوری صاحب لکھتے ہیں

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام محمود الحسن دیوبندی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا
قرار دیا ہے

زبان پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعلی ہبل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی۔ (دیوبندی قادیانی بھائی بھائی ص
3)

لجواب :اول تو نوری صاحب اگر کسی کو ثانی کہنا قادیانی دوست بننا ہے تو پھر ذرا دل تھام لو

قران کریم پر نوری صاحب کیا فتوی لگائیں گے؟؟ جس میں صدیق اکبر کو نبی ﷺ ثانی کہا گیا ہے؟

زا اخرجہ الذین کفرو اثانی اثنین از اھمافی الغار جب آپ کو مکہ سے نکالا کافروں نے جب آپ دو کے دوسرے تھے (یعنی صدیق اکبر کے دوسرے آپ) جب وہ دونوں غار میں تھے۔امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں

یہ آیت حضرت ابوبکر کی فضیلت پر بچند وجوہ دلالت کرتی ہے۔ان میں سے چوتھی وجہ یہ ہے کہ حق تعالی نے آپ کو ثانی اثنین کہا پس بر فاقت غار آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ ثانی قرار دیا گیا۔اور علماء کرام نے ثابت کیا ہے کہ بہت سے دینی مراتب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ثانی تھے۔(تفسیر گبیر جلد 16 ص 66 بیروت)

☆ لو نوری لگاؤ قران اور امام رازیؒ پر فتوی کہ یہ بھی قادیانیت کی راہ ہموار کر رہے ہیں نعیاذ باللہ

باقی رہی مرثیہ کے شعر کا مطلب تو یہ فقط اتنا ہے

کہ مولانا محمود الحسنؒ خاص اشارہ فرما رہے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر شلطان نے افواہ پھیلادی تھی کہ ام محمد اقد قتل اس وقت سردار لشکر کفار نے نعرہ لگایا اعلھبل اعل

ہبل ہمارے معبود ھبل کا نام اونچا ہو۔حضرت اس شعر میں اسی تخیل کو ادا کرنا چاہتے ہیں

کہ

باطل کی طرف سے اس وقت ھبل کے نعرے لگے تھے جب شیطان نے بانی

سلام کے متعلق وہ جھوٹی خبر پھیلائی تھی آج ان ھبل پرستوں کی ذریت قبر پرستوں کا یہ نعرہ

ہے تو معلوم ہوتا ہے اس نوع کا دوسرا واقعہ پیش آیا ہے کوئی حامی سنت اور ماحی بدعت

س عالم سے اٹھ گیا ہے۔رسول ﷺ معاملے میں پہلے تھے اور حضرت گنگوہیؒ

وسرے۔یہاں یہ ملحوظ رہے یہاں ثانی۔۔۔مماثل اور مانند کے معنی میں نہیں بلکہ دوم اور

وسرے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

باقی ان کا واضح عقیدہ ملاحظہ ہو

الجواب: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد

رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب

میں فرمایا ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے

جو معنا حد تواتر کو پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم نیں سے کوئی اس کے خلاف

کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے ہمارے نزدیک وہ کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی

کا (ص 50،51)

اب المہند پر اکابر علماء کی تصدیقات ملاحظہ فرمائیں

شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ

وری صاحب اس واضح تصریح کے بعد آپ کا لیا گیا معنیٰ ہی غلط ہے اور آپ کا اعتراض ہی غلط ہے۔ المہند سے ہم نے حضرت کا عقیدہ ختم نبوت دکھا دیا۔

حوالہ نمبر 9 اور 10 پر تنقید

حسن نوری صاحب اس وقت نشے کی حالت میں تھے یا جہالت کی بنیاد پر یہ حوالے لکھ دیے کیونکہ لکھا بھی ہے کہ اہلحدیث کے حوالے ہیں مگر پھر بھی دیوبندیوں کے سر تھوپ کر پنی جہالت کا کھلا ثبوت دیا ہے۔ اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حسن نوری جہالت کا پلندہ ہے۔ بھلا غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے حوالے ہم پر کیسے حجت ہوں گے اور کیا یہ آپ کے رسالہ کے نام ست مطابقت بھی رکھتے تھے؟؟؟ پس یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یا تو نوری صاحب کے رسالے کا نام غلط ہے یا نوری صاحب نے جہالت کے سبب یہ حوالے ذکر کیے ہیں اور یہی نہیں بلکہ نوری صاحب اپنے اس مختصر رسالہ کے ص 11 پر 18 حوالے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں

قارئین کرام اس سے متعلق 18 حوالے آپ نے ملاحظہ فرمایا (فرمائے آنا تھا: از سیف)

ب آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ علمائے دیوبند گستاخی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

تبصرہ سیف حنفی:

مولوی حسن نوری صاحب یا تو آپ نے جہالت کی بنیاد پر یہ حوالے نقل کیے ہیں یا

پھر جان بوجھ کر اگر آپ نے جہالت کی بنیاد پر نقل نہیں کیے تو آپ کا ص 11 والا قول جھوٹ ہوگا کہ 18 حوالے خالص علماء دیوبند کے تو نہیں ہیں بلکہ مذکورہ دو حوالے غیر مقلدین کے ہیں۔پس اگر آپ سچے ثابت ہونا چاہتے ہیں تو ان حضرات غیر مقلدین کو دیوبندی ثابت کریں یا پھر اپنی اس جہالت کو لے کر بریلی میں احمد رضا کے مزار پر پھینک آئیں۔

حوالہ نمبر 11 کا جواب

مولوی حسن نوری صاحب لکھتے ہیں

مولوی عاشق الہی میرٹھی جب رشید احمد گنگوہی کی سوانح عمری لکھ رہے تھے تو ایک صاحب نے خواب میں دکھا کہ

رسول اکرم ﷺ سوانح عمری لکھی جارہی ہے اور خود گنگوہی صاحب نے سوانح نگار کو خواب میں آکر فرمایا کہ کیا میری سوانح لکھ رہے ہو۔(تذکرۃ الرشید جلد 1 ص ٤)(بھائی بھائی ص 5)

لجواب :نوری صاحب نے یہاں بھی اپنی مکاری کا کھلا ثبوت دیا ہے۔اگر یہ پوری عبارت نقل کردیتے تو ان کی مطلب برآئی ناممکن تھی سوانہوں نے حوالے سے اپنے مطلب کی بات نکال لی۔ہم مکمل عبارت پیش کرکے ان کے لیے مطلب کی دھجیاں بکھرتے ہیں۔

ملاحظہ ہو مکمل عبارت۔

اثناء کتابت ایک صاحبدل (دین دار شخص کا جس کی صورت میں نے کبھی نہیں

دیکھی بسبیل ڈاک لفافہ پہنچا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے رسول مقبول ﷺ سوانح لکھی جارہی ہے اور ایک بزرگ نے اسکی تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے شریعت کے کسی کامل متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے (تذکرۃ الرشید ص 8)

☆ یہ تو تھا ایک شخص کے خط کا ذکر جس نے خواب میں دیکھا کہ نبی ﷺ سوانح لکھی جا رہی ہے جس کی تعبیر ایک بزرگ نے دی کہ کسی متبع شریعت کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔اس بات کو ذہن میں رکھیں۔ یہ اس شخص کا خواب اور اس کی تعبیر تھی اب آتے ہیں آگے۔آگے لکھتے ہیں

پس مبارک ہو کہ یہ سنامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔میں نے حق تعالی کی اس رحمت پر شکریہ ادا کیا اور بعد میں پے در پے خود بھی چند عجیب وغریب خواب دیکھے اپنے حضرت صاحب سوانح کی زیارت سے بھی خواب میں مشرف ہوا کہ مسکرا کر دریافت فرماتے ہیں کیا میری سوانح لکھ رہے ہو۔

☆اس کے بعد صاحب تحریر کو حضرت گنگوہی کی خواب میں زیارت ہوئی اور انہوں نے پوچھا کیا میری سوانح لکھ رہے ہو؟

☆ ذرا سوچئے اس سے نوری کی مطلب برآئی ہوئی؟ جب پہلے خواب کی تعبیر کو ہی نوری نے اڑا دیا تا کہ ان کی چالاکی پکڑی نہ جا سکے مگر ہم نے اس خواب کی تعبیر والی عبارت بھی آپ کے سامنے رکھ دی ہے جس کے ہوتے اس کا اعتراض ہی فضول ہے۔اور اس طرح کی خیانت ان سے کچھ بعید بھی نہیں کہ ان کے بڑوں کا یہ حال ہے

ہمارے سامنے یہی رسالہ ہے جو جناب نے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لکھا ہے۔

ب ان کے اکابر کا کیا طرز عمل ہے ہم ان کے گھر سے ہی پیش کر دیتے ہیں۔

محقق مسلک بریلویہ مولوی عبدالمجید سعیدی اپنے ہی ہم مسلک بریلوی مفتی غلام حسن قادری صاحب کے رسالے کے جواب میں لکھتے ہیں

نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لاہوری صاحب نے رسالے کا آغاز ہی ہاتھ کی صفائی سے کیا ہے (مخلصانہ کاوش ص ۱۳)

☆ پس اگر بریلوی مسلک کے مفتی کا یہ حال ہے تو ان کے دیگر ہم مسلکوں کا کیا حال ہوگا بس ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جناب حسن نوری کا بھی یہی حال ہے۔

ایک رضا خانی مفتی اپنے ہی ہم مسلک کے رسالہ کا جواب دیتا یوں رقم طراز ہے

موصوف نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ ان کی چستی پکڑی نہ جائے حالانکہ یہ الفاظ س بحث کی جان تھے پس ان الفاظ کو اڑا کر انہوں نے مجرمانہ خیانت کا ارتکاب بھی فرمایا ہے۔(مصلحانہ کاوش ص 144)

☆ نوری صاحب ہم بھی آپ سے یہ ہی کہتے ہیں کہ آپ نے بھی اپنے بزرگوں والی حرکتیں شروع کر دیں کہ جو الفاظ بحث کی جان تھے وہی نکال دیے تا کہ آپ کی چستی پکڑی نہ جائے مگر تاڑنے والے بلا کی نظر رکھتے ہیں اور وہ آپ کی طرح سطحی قسم کا مطالعہ نہیں رکھتے الحمدللہ۔

آگے نوری صاحب اپنی جہالت کی بنیاد پر پھر سے ایک بے بنیاد عبارت پر اعتراض کرتے ہیں۔

نوری صاحب کا کہنا ہے کہ

اسی کتاب کی جلد دوم میں ص 127 اور ص 152 پر گنگوہی صاحب کے پاس رہ کر ذکر کرنے والوں کو اہل صفہ کہا گیا ہے

قارئین آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اہل صفہ یا اصحاب صفہ حضور کے چند مخصوص صحابہ کرام کی جماعت کو کہا جاتا ہے۔(ص 5)

الجواب:

جناب یہ بات ذہن نشین رہے کہ نوری صاحب کی جہالت آشکارہ ہوتی جا رہی ہے جیسے جیسے ہم آگے بڑھ رہے ہیں ان کی اپنے اکابر پر ہی الزام تراشیاں بڑھ رہی ہیں وریہی نہیں بلکہ ان کی اپنے ہم مسلک علماء سے بغاوت سامنے آتی جا رہی ہے۔

اول بات تو یہ ہے کہ یہ ایک تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہے۔اور مطلب فقط یہ ہے کہ اہل صفہ جس طرح اپنا گھر بار چھوڑ کر حضور ﷺ کے پاس بیٹھے رہتے تھے اس طرح حضرت کے مریدوں کا حال تھا۔

تشبیہ کے لیے کلی وجوہ کا ہونا ضروری بھی نہیں بلکہ ایک معمولی مناسبت کی وجہ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے اور یہاں بھی یہ مناسبت ہے کہ حضرت کے مریدین بھی آپ کے پاس رہتے تھے۔اگر ان کو ہماری بات سمجھ نہیں آتی تو ہم ان کو گھر کا آئینہ دکھاتے ہیں کہ

شایدان کے ہوش لوٹ آئیں اور یہ بہکی بہکی باتوں سے باز آجائیں

مثال یا تشبیہ دینے کا مقصد ہرگز مشبہ اور مشبہ بہہ میں کلی موافقت یا مماثلت ثابت کرنا نہیں ہوتا بلکہ مثال یا تشبیہ صرف بات کو آسانی سے سمجھانے کے لیے دی جاتی ہے۔جیسا کہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

مثال محض تفہیم کے لیے ہوتی ہے مساوات (یعنی برابری) کے لیے نہیں۔

{کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن صفحہ نمبر 186}

اسی طرح ایک اور بریلوی مولوی جناب ابوکلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں:

مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے لیے مثال دی جا رہی ہے۔مثال اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

محدث حافظ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں: انہ لا یلزم تشبیہ الشیء بالشیء مساواتہ لہ۔(المنارالمنیف ص 60 طبع بیروت)

(یعنی کسی شے کو کسے سے تشبیہ دی جائے تو یہ لازم نہیں آتا کہ یہ شے اس کے برابر ہے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔

{آئینہ اہل سنت صفحہ نمبر 390}

ور مشہور بریلوی مناظر جناب اشرف سیالوی صاحب کہتے ہیں:
مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔

{حاشیہ مناظر

جھنگ صفحہ نمبر 52}

توان بریلوی عبارات سے بھی پتہ چلا کہ مثال یا تشبیہ دینے سے ہر گز مشبہ اور مشبہ بہہ میں
کلی مماثلت ثابت نہیں ہوتی اور تشبیہ دینے کے
لیے تھوڑی سی مناسبت ہونا ہی کافی ہے۔
بس ثابت ہوا کہ نوری صاحب جاہل اور بے وقوف ہیں اور یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ یہ تو گھر
کی عبارات سے لاعلمی ہے اور بے وقوف مولوی ابوالکلیم صدیق فانی صاحب ان کو کہہ
رہے ہیں۔ خدا نوری کو عقل دے۔
ب ہم یہ پیش کرتے ہیں کہ کون صحابہ کی برابری کے دعوے کرتا ہے۔
س حوالے سے ہم گھر کی گواہی پیش کرتے ہیں مولانا معین الدین اجمیری لکھتے ہیں
اعلی حضرت اپنی شان و مرتبہ کو فراموش کر کے صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین رضوان
للہ علیہم اجمعین پر قیاس کر بیٹھنے کے بے حد عادی ہیں۔ (تجلیات انوار المعین ص 18)
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
مولوی حسنین رضا صاحب اعلی حضرت کے بارے میں لکھتے ہیں

اعلی حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے زہد وتقوی کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے

۔(وصایا شریف ص 23)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی برابری کا دعوی

سوانح اعلی حضرت میں ہے

عیاں ہے شان صدیقی تیرے شان تقوی سے

کیوں اتقی نہ کہوں کہ جبکہ خیر الاتقیاء ہو تم ۔(سوانح اعلی حضرت ص 148)

حوالہ نمبر 12 کا جواب

نوری صاحب یوں اعتراض کرتے ہیں کہ

دیوبندی دھرم کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں

حق تعالی نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔

(ارواح ثلاثہ ص 292)

قارئین یہاں چند سوال کرنا ضروری سمجھتا ہوں

پہلا یہ کہ رشید احمد کو خدا کے ساتھ ہمکلامی کا شرف کب اور کہاں حاصل ہوا؟

دوسرا یہ کہ کیا جزم ویقین کے ساتھ یہ دعوی کیا جا سکتا ہے کہ گنگوہی صاحب کی زبان وقلم

ے سے ساری عمر کوئی غلط بات نہیں نکلی؟

ایک نبی کے بارے میں تو البتہ ایسا سوچنا صحیح ہے لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ

بڑے سے بڑا امتی بھی زبان وقلم کی لغزشوں سے معصوم نہیں قرار دیا جاسکتا۔(بھائی بھائی

ص6)

لجواب: نوری صاحب نے یہاں قادیانیت دوستی ثابت کرنی تھی مگر یہ کیا اس حوالے

کو پیش کر کے انہوں نے مسلک رضاخانیہ کی نیا ڈبودی

نوری صاحبکی اس عبارت پر تنقید یہ ہے

یک نبی کے بارے میں تو البتہ ایسا سوچنا صحیح ہے لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ بڑے سے بڑ

متی بھی زبان وقلم کی لغزشوں سے معصوم نہیں قرار دیا جاسکتا

ب نوری صاحب دل تھام کے بیٹھے گا آپ کی احکام شریعت میں لکھا ہے کہ

اعلی حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولا تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا

ورزبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا(احکام شریعت ص 26،27)

☆نوری صاحب کہیے آپ کا یہ کہنا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ بڑے سے بڑا امتی بھی زبان

قلم کی لغزشوں سے معصوم نہیں قرار دیا جاسکتا کہاں تک صحیح ہے۔یوں تو بدرجہ اولی

ثابت ہوگیا کہ آپ احمد رضا کو نبی مانتے ہیں اسی لیے تو ان کے زبان وقلم سے ذرا برابر غلطی

نہیں مانتے اور آپ ہی کہتے ہیں کہ بڑے سے بڑا امتی لغزش سے محفوظ نہیں پس جو محفوظ ہو

ہ نبی ہوا۔

آپ کا یہ کہنا کہ

ایک نبی کے بارے میں تو البتہ ایسا سوچنا صحیح ہے (ص 6)

☆تو پتا چلا آپ نے یہ احمد رضا کہ متعلق کہا تو آپ اس کو نبی مانتے ہیں۔

؎ جادو وہ جو سر چڑھ بولے

باقی آپ کا سوال نمبر 1 کہ رشید احمد کو خدا کے ساتھ ہمکلامی کا شرف کب اور کہاں حاصل ہوا؟ اسی طرز پر ہم پوچھتے ہیں اعلی حضرت کی زبان وقلم کے حفاظت مولا تعالی نے کب اور کہاں اپنے ذمہ لی اور نقطہ برابر خطا نہ کرنے کو کب اور کس جگہ ناممکن فرمایا ہے؟ تو یہ سوال آپ اپنے لوگوں سے کریں۔

ورآپ کا دوسرا سوال کہ

دوسرا یہ کہ کیا جزم ویقین کے ساتھ یہ دعوی کیا جاسکتا ہے کہ گنگوہی صاحب کی زبان وقلم سے ساری عمر کوئی غلط بات نہیں نکلی؟

تو بات یہ ہے کہ ہم دکھا چکے کہ جزم ویقین کے ساتھ آپ زبان وقلم کی حفاظت اعلی حضرت کے لیے مانتے ہو تو جاؤ جا کر اپنوں کے سر ہو جاؤ اور یہ دوسرا سوال بھی انہی سے کرو۔

نوری صاحب لکھتے ہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ آخر اس اعلان سے گنگوہی صاحب کا مدعا کیا ہے؟ گنگوہی صاحب نے لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ خدا کے یہاں انکا مقام بشریت کی

سطح سے بھی اونچا ہے کیونکہ نبی بھی اگرچہ بشر ہوتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات کے نزدیک ان سے بھی غلطی واقع ہوسکتی ہے۔

جیسا کہ تھانوی نے لکھا کہ

تحقیق کی غلطی ولایت بلک نبوت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتی ہے۔(فتاوی امدادیہ جلد 2ص64)(بھائی ھائی ص6)

الجواب:

نوری صاحب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تیسرا سوال بھی جا کر اپنوں سے ہی کریں کہ ان کو کیا اعلی حضرت کا مقام بشریت سے بڑھانا تھا؟

پھر آپ نے جو کہا نبی اگرچہ بشر ہوتے ہیں۔یعنی آپ نبی کو بشر مان بیٹھے جبکہ آپ کے علماء کے اس بشریت کا اقرار کرنے والوں پر درج ذیل فتاوی جات ہیں

نبی ﷺ بشریت کا اقراری کافر

نمبرا؛مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں؛

"قران میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا ہے"

(خزائن العرفان ص ۵)

☆اسی سے ملتی جلتی بات مفتی احمد یار نعیمی بھی لکھتے ہیں دیکھئے نورالعرفان ص ۴۴۸،۶ ۶۳

نمبر۲:مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

"انکو بشر ماننا ایمان نہیں" (تفسیر نعیمی ص ۱۰۰ جلد ا)

نمبر ۳ : مولوی عبدالرشید رضوی لکھتے ہیں:

"اب جو نبی کو بشر کہے نہ وہ خدا ہے نہ وہ نبی لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا"

(رشد الایمان ص ۴۵)

نمبر: ۴ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں؛

"ابلیس نے آدم علیہ اسلام کی ڈبل توہین کی۔ آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔"

(مقیاس الحنفیت ص ۲۳۸)

☆ ہم اس طرح اور بھی حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ مگر ہم اختصار کا دامن ہاتھ میں پکڑے ہیں

☆ ان سب حوالاجات سے یہ معلوم ہوا کہ جو نبی ﷺ بشر مانے وہ کافر ہے

تو نوری صاحب اپنی خیر منائیے۔

باقی نبی کو عیب ونقائص سے پاک کون نہیں مانتا اس کے حوالے سے عرض ہے کہ

جتہادی رائے میں غلطی سے کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا اور اللہ تعالی اس پر قائل بھی نہیں

رکھتے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں

واذا امرتکم بشیئ من وایلی چوں بفر مائم شمارا چیزے از رائے واجتہاد خود فانما انا بشر

بس نیستم من مگر بشر شائد کہ خطا بکنم ہمچیں آمدہ است صریحا در روایت احمد (اشعات اللمعات

جلد 1 ص 170)

ترجمہ: اور جب میں تمہیں اپنی رائے اور اجتہاد سے کچھ کہوں تو پس میں ایک بشر ہی ہوں ہوسکتا ہے کہ خطا کر جاؤں اسی طرح صراحت کے ساتھ مسند احمد کی روایت میں آیا ہے۔

المسائرہ مع المسامرہ جلد 2 ص 86، 87 پر یوں ہے

بہر حال ان امور دین کے علاوہ سو حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام دوسرے انسانوں کی طرح ہیں ان پر بھی سہو اور غلط جائز ہے

اور اجتہاد میں خطا واقع ہونے کے متعلق علامہ سعد الدین تفتازانی الشافعیؒ لکھتے ہیں

اور بدر کے قیدیوں کا واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اجتہاد من کل الوجوہ خطا تھا (التلویح ص 601)

☆ پس حضرت تھانوی کیا عبارت پر پھر بھلا کیا اعتراض باقی رہا؟؟؟

اور اب آتے ہیں آپ کے مسلک کی جانب

مولوی اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں

اللہ تعالی کی جناب والا اپنی شان صمدیت اور بے نیازی کے باعث اور مقام خالقیت و مرتبہ ربوبیت کی وجہ سے کیونکہ مخلوق کی عیب جوئی سے نالاتر ہے اور اس میں کمی اور نقص کا احتمال ہی نہیں برخلاف جناب نبوت مآب اور رسالت پناہ ﷺ کے

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 11)

☆ نوری صاحب پڑھو اور اپنے تبصرے سارے اپنے مسلک والوں پر بھی کرو اور انہیں بھی نبوت کے چور اور قادیانیت کے دوست و بھائی ہونے کا لقب دو ہم منتظر ہیں جو

حوالے ہم نے آپ کے مسلک کے آپ کو دیے ہیں اگلا رسالہ اسی پر ہو کہ بریلوی قادیانی بھائی بھائی!

حوالہ نمبر 13 کا جواب

مولوی طارق جمیل صاحب لکھتے ہیں کہ

مولانا الیاس کاندھلوی پر اللہ نے جو پیغام فرمایا پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا پچھلے ہزار سالوں بھی کہوں تو مبالغہ نہیں۔(کلمہ الہادی باب نمبر 4 ص 227، 228 بحوالہ قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی دوم ص 287)

الجواب:

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے یہی حال نوری صاحب کا بھی ہے اس بے چارے کو اتنا بھی نہین پتا کلمۃ الہادی کوئی ہمارے نزدیک معتبر کتاب نہیں اور اس کے مصنف کے تو کیا ہی کہنے۔اس کے مصنف مفتی محمد عیسی گورمانی صاحب کون تھے اس کے بارے میں پڑھیے۔

محقق اہل سنت دلیل دیوبند مولانا نور محمد قادری تونسوی صاحب لکھتے ہیں

مفتی محمد عیسی اور مولوی عبدالحنان دیوبندی ہیں یا مماتی

انحضرات کا تین مساجد کے علاوہ اور کسی مقام کی طرف سفر کرنے کو ممنوع قرار دینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں بلکہ مماتی ہیں۔(تبلیغی اعمال کی شرعی حیثیت ص 62)

آگے لکھتے ہیں

عبدالحنان اور مفتی عیسی کا اختلاف کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ یہ لوگ اکابر علماء دیوبند کے مسلک پر نہیں ہیں اور ان کا مسلک فرقہ مماتیہ اشاعتیہ پنج پیریہ سے ہے اور ایسے لوگوں کو دیوبند کا نام استعمال کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔(ص62)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

جواباً گزارش ہے کہ مفتی محمد عیسی ایک کہنہ مشق مفتی ہیں۔(ص116)

آگے لکھتے ہیں

ثابت ہوا کہ مفتی محمد عیسی ہمارے علماء دیوبند کے مسلک پر نہیں ہیں بلکہ مماتیوں کے ثنا خوان ہیں یہی وجہ ہے کہ جتنی کتابیں مماتیوں کی منظر عام پر آرہی ہیں خصوصاوہ کتابیں جو تبلیغی جماعت کے خلاف تحریر کی گئی ہیں ان پر مفتی محمد عیسی کی تصدیقات ثبت ہیں۔پس مفتی صاحب موصوف یقینا مماتیت نوازہیں۔نبدہ عاجز کی اس موضوع پر ان کے ساتھ خط وکتابت موجود ہے جس کا خلاصہ بھی یہی ہے جو بندہ عاجز نے اوپر ذکر کردیا ہے۔(ص117)

☆ان تمام حوالوں سے یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مفتی محمد عیسی مماتی ہے اور اس کا علماء دیوبند کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔اور ہمارے نزدیک مماتی گمراہ فرقہ ہے اور اس دور کا معتزلہ فرقہ ہے اور یہ اہل سنت سے خارج گروہ ہے۔پس ان کا حوالہ ہم پر حجت نہیں ہے اور نوری صاحب کو بھی یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں

کسی کا عقیدہ و مسلک اس کی اپنی کتاب سے لکھا جاتا ہے (محاسبہ دیو بندیت ص 600 جلد 2 ص 600)

آگے لکھتے ہیں

یہ بات کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ ایمان و عقیدہ یا مسلک تو بیان کریں ہم مانچسٹروی کا مگر حوالہ دیں مودودی یا غلام احمد پرویز کا (ص 600)

☆ پس نوری صاحب یا تو لاعلمی کا شکار ہیں یا دانستہ دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حوالہ نمبر 14 کا جواب

علماء دیو بند کے مولانا ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس طرح تو مولانا الیاس کا درجہ تبلیغیوں نے کہاں پہنچا دیا بندہ تو اس کے تصور سے بھی لرزتا ہے یہ غلو فی الدین کی بدترین مثال ہے۔ اسکے بعد ہیڈ نگ لگائی

مولانا الیاس کاندھلوی الہامی نبی تھے۔ (انکشاف حقیقت ص 36)

(بھائی بھائی ص 7)

الجواب:

عرض یہ ہے کہ مولوی ابو الفضل نہایت ہی متشدد آدمی ہے اور آپ نہ جانے کس مجہول کو اٹھا کر لے آئے ہیں اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے ناں یہ ہمارا اکابر ہے۔ اگر نوری صاحب اسے ہمارا اکابر ثابت کریں تو پھر بھی بات بنتی ہے مگر یہ نوری صاحب کے

لیے ناممکن بات ہے کیوں کہ انہوں نے تو قہر خداوندی سے مواد چوری کیا ہے ان کی اپنی تحقیق تو ذرا برابر بھی نہیں ہے جیسا کہ ہم پر ظاہر ہے اور دوم تحقیق کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ شخص چائے کی دکان پر گھومتا وٹہلتا رہتا ہے اور اس کا علما دین سے کوئی رابطہ نہیں۔

غور کریں نوری صاحب کو کوئی مستند شخص نہ ملا تو کیسے شخص کو اٹھا کر دیو بندی بنا کر پیش کر دیا

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

باقی صاف صاف آپ کے مسلک کے لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے ہیں

آپ کے ہم زلف مولوی محمد شاہ محمدی لکھتے ہیں

یعنی حضرت شیخ اپنے وقت کا نبی ہوتا ہے۔ اس سے نور نبی ظاہر ہوتا ہے (گلزار محمدی ص 118)

☆ نوری صاحب بار بار پڑھو اور بتاو قادیانی دوست کون ہے؟؟

حوالہ نمبر 15 کا جواب

دیو بندیوں کے علامہ مفتی قاضی محمد رویس خان رئیس محکمہ القضاۃ والافتاء میرپور آزاد کشمیر تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں دیو بندی مفتی عیسی کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ الخ (بھائی بھائی ص 7)

الجواب:

اول تو یہ بات ہم پہلے ہی کر آئے ہیں کہ مفتی عیسی کی کیا حیثیت ہے اور اس کی کتاب ہم پر حجت نہیں ہو سکتی۔ باقی رہی بات قاضی صاحب کی تقریظ تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے کہ یہ تقریظ قاضی صاحب نے لکھ دی بلکہ حقیقت تو کچھ یوں ہے جیسا کہ خود قاضی صاحب کے خط سے واضح ہے جو کہ ماہنامہ الشریعہ ص 108 پر چھپا نومبر/ دسمبر 2009 کا شمارہ ہے۔اس میں صاف طور پر یہ بات ہے کہ انہوں نے یہ خط لکھا تھا جس کو تقریظ بنا کر پیش کر دیا گیا۔ بلکہ انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ کلمۃ الہادی کے چھپنے سے کوئی دینی خدمت نہیں ہوئی۔

باقی یہ اعتراض بھی قہر خداوندی سے چوری کیا ہوا ہے اور قہر خداوندی کا جواب ہمارے دوست مفتی محمد عمیر قاسمی صاحب دے چکے ہیں۔

باقی نوری صاحب نے بہت سی فضولیات لکھیں ہیں جو جواب کے قابل نہیں کہ ہم ان کا جواب دے چکے ہیں۔

آگے لکھتے ہیں

سوال۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے تو کیا وہ شخص مسلمان کہلا سکتا ہے؟''

''جواب ۔(دار العلوم دیوبند کا فتویٰ) مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی شخص مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا، البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو، یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے، بہر حال بعد علم عقائد باطلہ

مرزا اندکور کو کافر کہنا ضروری ہے، اس کو اور اس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو، مسلمان نہ کہا جاوے، وہ مسلمان نہ تھا، جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔ باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ اور تاویل کے، کافر نہ کہے، اس کو بھی کافر نہ کہا جائے، کہ موقع تاویل میں احتیاط، عدم تکفیر میں ہے۔ فقط بندہ عزیز الرحمن، مفتی دار العلوم دیو بند۔''

جواب

اس عبارت پر اعتراض کے دو جواب ہیں ایک تحقیقی اور دوسرا الزامی،

تحقیقی جواب

جہاں تک مرزا قادیانی اور اس کے اتباع ماننے والوں کو کافر کہنے کا تعلق ہے تو حضرت نے صاف ان کو کافر کہا ہے اور دوسرا جہاں تک مرزا قادیانی کے عقائد سے واقف ہو کر اس کو کافر سمجھنے کا تعلق ہے تو حضرت نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ ''بعد علم عقائد باطلہ مرزا اندکور کو کافر کہنا ضروری ہے'' اگلی بات بالکل الگ ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ایک ایسا شخص جس کو مرزا قادیانی کے عقائد کا علم نہیں، اس کے پاس یہ بات پہنچتی ہے کہ علماء کرام مرزا قادیانی کو کافر کہتے ہیں۔ اب چونکہ اس شخص کو مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کا علم نہیں ہے اور ممکن ہو وہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کے بارے میں معلومات فراہم نہیں اور قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں۔ اب اس شخص کے ذہن میں شبہ پیدا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے وہ یہ تاویل کرے اور کہے کہ جن علماء نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہے ان سے غلطی ہوئی ہو۔ اب ایسے شخص کے بارے میں مفتی صاحب فرما رہے

ہیں کہ احتیاط کا تقاضا ہے کہ ایسے شخص کی تکفیر نہ کی جائے کہ اس کا مرزا قادیانی کے بارے میں تاویل کا سبب ''اس کے پاس مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کا نہ پہنچنا'' اور ''اس بناء پر اس کے ذہن میں شبہ پیدا'' ہونا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے واقف ہو کر اس کو مسلمان سمجھنے والے کا کافر ہونا صحیح ہے لیکن مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے واقف نہ ہو کر اس کے بارے میں تاویل کرنے والے کا کافر نہ ہونا علیحدہ بات ہے۔ یہ تو اس کا تحقیقی جواب تھا۔ جو کہ انصاف پسند قارئین کے لیے تھا۔

لزامی جواب

لیکن بریلوی حضرات کو شاید اس سے تسلّی نہ ہو۔ اس لیے ان کے مرض کی دوا ہمارے پاس ہے اس کے لیے ہم الزامی جواب عرض کر دیتے ہیں۔ ہم بریلوی حضرات کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ اگر تاویل کا شبہ موجود ہونے کے باوجود تکفیر نہ کرنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ تو اپنے آلہ حضرت کے بارے میں کیا حکم صادر فرمائیں گے جنہوں اپنی ایک کتاب ''الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ'' میں کئی وجوہ سے عالم ربانی شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کو کافر کہا ہے اور اپنی ہی دوسری کتاب تمہید ایمان میں ان کے بارے میں کہا ہے:

علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب و بہ یفتی الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھیئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور

س کے متبعین کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ
یں چھپا جس میں نصوص جلیلہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ وتصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات
کتبِ معتمدہ اس پر ستّر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی
لکھا (ص ٦٢) ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف
سان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ ومختار ومناسب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

{حسام الحرمین مع تمہید ایمان صفحہ نمبر 158 تا159، ناشر مکتبہ نبویہ}

تاویٰ دارالعلوم دیوبند میں تو ایسے شخص کا ذکر تھا جس کو مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کا علم نہ
ہو اس وجہ سے اس کے دل میں شبہ ہو اور وہ تاویل کرے۔لیکن یہاں تو بریلویوں کے آل
حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کو اپنے زعم میں 70 سے زائد وجہ سے کافر ثابت کررہے ہیں
یعنی ان کو اپنے زعم میں شاہ شہیدؒ کے کفریہ عقائد کا علم ہے۔لیکن اس کے باوجود بھی وہ شا
شہیدؒ کو کافر نہیں کہہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مقام احتیاط یہی ہے کہ شاہ شہید کو کافر
کہنے سے زبان کو روکا جائے اور علمائے محتاطین بھی انہیں کافر نہ کہیں۔جبکہ اوکاڑوی
صاحب صفحہ نمبر 167 کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

قارئین کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ کفر اور اسلام میں امتیاز کرنا ضروریاتِ دین میں
سے ہے۔کسی کافر کو آپ عمر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب اس کافر کا کفر ظاہر ہوجائے تو اس کے
کفر کی بنیاد پر اسے کافر ماننا اور کافر کہنا ضروری ہے۔ورنہ یہ شرعی اصول ہے کہ کفر کو کفر نہ
کہنا خود کفر ہے۔چناں چہ دیوبند کا بھی فتویٰ یہی ہے کہ: ''جو کافر کو کافر نہ کہے و

خود (بھی) کافر ہے"۔خود تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ : "لاہوری (قادیانیوں کا ایک گروہ) گومرزا (قادیانی) کو نبی نہ کہیں لیکن اس کے عقائد کفریہ کو کفر نہیں کہتے اور کفر کو کفر نہ سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔" (کمالات اشرفیہ، ص ۱۲۳)

محترم قارئین !ملاحظہ فرمائیے نوری صاحب کے آلہ حضرت اپنے زعم میں شاہ اسمٰعیل شہید کا کفر واضح ہوجانے کے بعد بھی انہیں کافر نہیں کہہ رہے اور علمائے محتاطین کو بھی کافر کہنے سے منع کررہے ہیں تو اوکاڑوی صاحب کے فتوے سے وہ کافر ٹھرے۔ لیجیے نوری صاحب نے اپنے آلہ حضرت کو ہی کفر کے گھاٹ اتار دیا۔ یہ اہل سنت سے بغض کا صلہ ہے۔ بحر حال یہ ایک الزامی جواب تھا۔ آئیے مزید ایک دو الزامی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا فیض احمد صاحب گولڑوی ملتانی لکھتے ہیں :

مرزا صاحب کا ایک مطبوعہ دعوت نامہ اُن کے پیرو مولوی عبد الکریم سیالکوٹی نے حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا۔ دعوت نامہ کا مضمُون یہ تھا کہ میں مسیحِ موعود ہُوں اَور خُدائے تعالیٰ کی طرف سے احیائے دین اور عُروج اِسلام کے لیے مامُور کیا گیا ہوں۔ آپ اس مشن میں میری اعانت کریں۔ حضرت نے جواب میں لکھوایا کہ میں آپ کو مسیح موعود اور مامُور مِن اللہ نہیں مانتا۔ آپ اپنی توجہ سابق غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عند اللہ ماجُور ہوں۔

{مہر منیر، صفحہ نمبر 206}

اب ہم نوری صاحب سے پوچھتے ہیں دیکھیں پیر مہر علی شاہ صاحب ، مرزا قادیانی کے

دعوائے مسیحیت کو غلط کہہ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اس کو کافر نہیں کہہ رہے اور اُسے اپنی توجہ تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔اب بتائیے پیر مہر علی شاہ صاحب پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟ فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں تو اس شخص کو کافر نہ کہنے کی بات تھی جو مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے واقف نہ ہو۔لیکن یہاں تو پیر مہر علی شاہ صاحب مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر مطلع ہونے کے باوجود بھی اس کی تکفیر نہیں فرما رہے ۔دیکھتے ہیں کہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند کے فتوے کو غلط کہہ کر پیر مہر علی شاہ صاحب کو آپ کس طرح بچاتے ہیں؟

مولانا فیض احمد گولڑوی صاحب اسی مہر منیر ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

اُدھر چاچڑاں (ریاست بہاولپور) کے مشہور شیخ طریقت اور صوفی شاعر خواجہ غلام فرید چشتیؒ بھی ابتدا میں مرزا صاحب کے متعلق بہت حُسن ظن رکھتے تھے۔خواجہ صاحبؒ ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے قادیانی معرکہ لاہور کے قریباً ایک سال بعد ۱۹۰۱ء میں انتقال فرما گئے ۔مرزا صاحب نے انہیں دعوت نامہ بھیجا تھا کہ رُوئے الہامِ الٰہی میں تبلیغِ دین کے کام پر مامُور ہوا ہوں،آپ میری اعانت فرمائیں۔اس پر خواجہ صاحب نے اپنے جواب میں اعانت فی الدین کا وعدہ کرتے ہوئے مرزا صاحب کی شان میں تعریفی کلمات تحریر فرمائے۔آپ کے ملفوظات ''اشاراتِ فریدی'' میں مذکور ہے کہ جب علماء نے مرزا صاحب کے خلاف لکھنا شروع کیا تو خواجہ صاحبؒ نے فرمایا یہ شخص حمایتِ دین پر کمر بستہ ہے۔علماء تمام مذاہبِ باطلہ کو چھوڑ کر اس نیک آدمی کے پیچھے

کیوں پڑ گئے ہیں۔حالانکہ وہ اہل السنّت والجماعت سے ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے۔

{مہر منیر صفحہ نمبر 204 تا 205}

محترم قارئین! ہم اس عبارت کو بلاتبصرہ چھوڑ تے ہیں۔بس اتنا کہتے ہیں کہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند کے فتویٰ کو غلط کہہ کر ان دونوں شخصیات پیر مہر علی شاہ صاحب و خواجہ غلام فرید صاحب کو بچا کر دکھائیں۔

حوالہ نمبر 16 کا جواب

قاری فخر الدین گیاوی صاحب کی کتاب نذر عقیدت ہے۔اس کتاب کی اہمیت کا انداز مولوی سید مناظر حسن گیلانی کی ایک سطر سے کرلیں فرماتے ہیں

آج آپ کے ہاتھ میں روح القدس کی تائید یافتہ شاعری کا نمونہ کا ایک نمونہ پیش ہورہا ہے

اس میں مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں کہا گیا

دو مدینے والے میرے دل کے مالک بن گئے

اک نبی اللہ کا ایک ولی اللہ کا۔(نظر عقیدت سروق بحوالہ خون کے آنسو ص 194)

قارئین اب تک پوری دنیا مدینے والے سے اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طرف کرتی ہے پر اب اس میں بھی بٹوارہ ہو گیا۔اب اگر دیوبندی کہیں بھی مدینے والا کہیں تو سوال ضرور کرنا کہ مراد کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کانگرسی ملا حسین احمد ٹانڈوی؟؟۔(بھائی بھائی ص 9)

لجواب:

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ نوری صاحب کے پیش کردہ حوالہ سے ہی ان کے لیے مطلب کارد ہو گیا۔ بے چارہ نوری اس قدر پریشان ہے کہ اس نے ثابت تو ہمیں قادیانی دوست کرنا تھا اور اسی شعر سے اس کارد ہو گیا وہ یوں کے شاعر نے صاف مصرعہ لکھا ہے کہ ایک نبی اللہ کا ایک ولی اللہ کا۔ اس مصرعہ کو دیکھیں اور بتائیں اس میں کہاں ختم نبوت کا انکار ہے اور اس شعر میں کہیں بھی مولانا مدنیؒ کو معاذ اللہ نبی یا نبی کے برابر نہیں کہا گیا بلکہ امتی بھلا کیسے نبی ہوسکتا ہے امتی ولایت میں اعلی مقام تو پا سکتا ہے مگر نبوت بھلا کیسے اسے مل سکتی ہے؟ یہ نوری صاحب کے پیش کردہ حوالے سے ان کارد ہوا باقی ان کا یہ کہنا کہ نبی تو مدینے والے ہیں حسین احمد مدنیؒ کو بھی مدینے والا کہہ کر اس میں اشتراک پیدا کیا تو یہ یک انتہائی جاہلانہ اعتراض ہے جسے پڑھ کر سوائے ہنسی کے اور کچھ نہیں آتا۔ ارے گدھے کی عقل اتنی ہی ہوتی ہے بھلا ہم نوری صاحب سے اس سے زیادہ توقع کیا رکھیں۔ اس سے مراد اتنا ہی ہے کہ دو مدینے کے رہنے والے میرے دل کے مالک ہیں۔

اب دیکھئے اشتراک اصل میں اگر منکر نبوت ہونے کی دلیل ہے تمہارے نزدیک کو تم بھی منکر نبوت ٹھہرتے ہو بریلوی جی

ہمارے سامنے کتاب ہے دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف اس کے مصنف کا نام یوں لکھا ہے حضرت علامہ ابو حذیفہ کاشف اقبال مدنی رضوی۔ اب ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ مدنی سے تمہاری مراد کیا ہے کاسف اقبال بریلوی صاحب یا حضور ﷺ

کی ذات؟؟

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

☆نوری صاحب تمہارے انوکھے استدلالات سے دنیا رضا خانیت زمین بوس ہو رہی ہے بھلا تم جیسے دوست اگر رضا خانیت کو مل جائیں تو ہم جیسوں کی کیا حاجت؟

ہمارے سامنے کتاب ہے جس کے مولف پیر سید مرتضی علی کرمانی ہیں وہ سیرت سلطان باہو نام کی کتاب میں یوں لکھتے ہیں

اور میں (سلطان باہوؒ رحمہ اللہ) اور محمد عربی ﷺ دونوں ہی امی ہیں۔ (ص 97)

☆نوری صاحب بتائیں امی سے مراد آپ کی کیا ہے سلطان باہوؒ یا حضور ﷺ ؟؟

لگی لپٹی نہ ہو صاف کہہ

حوالہ نمبر 17 کا جواب

نوری صاحب نے اس کو بھی بے موقع پیش کیا ہے کیونکہ اس سے بھی ان کی مطلب برآئی نہیں ہوتی پھر حوالے بھی اپنی کتاب خون کے آنسو سے پیش کیے ہیں جس پر ان کا چور ہونا ایک بار پھر ثابت ہوا۔

خیر لکھتے ہیں

یہ (مولوی حسین احمد ٹانڈوی انسان ہے یا کوئی فرشتہ؟ نہیں نہیں میرا ضدی قلب سکو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوا کہ وہ اقوام قدسیہ کا سرچشمہ ہو سکتا ہے۔۔۔ چند سطروں کے بعد۔ تو آخر وہ کیا تھے؟ وہ انسان ہی تھے؟ اگر ہے تو ہو گا لیکن ہاں ہاں وہ انسانوں جیسا

نسان نہیں (اور یقینا نہیں ہے) جنہیں عام طور پر آنکھیں دیکھتیں کان ان کی بات سننے وردل انکی صحبتوں سے تاثرات کے حصے حاصل کرتے ہیں (نذر عقیدت ص 5 بحوالہ خون کے آنسو) (بھائی بھائی ص 10)

لجواب:

جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔۔۔۔خود ماقبل کے حوالہ میں یہ الفاظ خود نقل کیے ہیں۔۔

اک نبی اللہ کا ایک ولی اللہ کا۔(نظر عقیدت سروق بحوالہ خون کے آنسوص 194)

بھائی بھائی ص 9)۔اب اس عبارت سے یہ ہی سمجھئے کہ اللہ کا ولی سمجھتے تھے۔

پھر جس صاحب کی کتاب خون کے آنسو سے یہ حوالے نقل کرتے پھر رہے ہیں ذرا اس کا حال ملاحظہ ہو۔

سید احمد بریلویؒ اور اسماعیل دہلویؒ۔(خوان کے آنسوص 3)

جیسا کہ آپ دیکھ چکے کہ اسی کتاب میں حضرت شاہ شہیدؒ کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے اب اس حرکت پر آپ کے گھر والے کہتے ہیں کہ بدمذہب کو مرحوم لکھنا کفر ہے (فتاوی شارح بخاری) تو یہ خون کے آنسو والا تو خود کفر کے گھاٹ اتر رہا ہے اور آپ کافروں کی باتوں پر عتماد کرتے ہیں اور اعتراض بھی وہی سے کرتے ہیں۔

ے شرم تم کو مگر نہیں آتی

اور یہ بات خوب یادرکھو کہ کافر کو کافر نہ کہنے والا کافر ہے۔(تمہید الایمان) توتم اب
پنی خیر مناؤ۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اسی ص 3 پر یوں لکھا ہے

مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتوی (ص 3 خون کے آنسو)

ب ادھر یہ دیو بندی عالم کو مولانا لکھ گئے اب اس پر بھی آپ کے گھر کا فتوی ملا حظہ ہو۔

دیو بندی وہابی کو مولانا کہنا کفر ہے۔(الطاری الداری ص 22 حصہ اول)

اور احمد رضا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں

وہابیوں کو مولانا کہنا کفر ہے(فتاوی رضویہ جلد 16 ص 260)

اب بتاو نوری صاحب اس کتاب کا مصنف تو اعلی حضرت کے حساب سے کافر
ہے اور تم اس کی کتاب سے مواد چوری کرتے ہو۔

؎ کہاں وہ جائے گا بچ کر میری نگاہوں سے

میں آئینہ ہوں اسے بے نقاب کرنا ہے

حوالہ نمبر 18 کا جواب

نوری صاحب لکھتے ہیں

علمائے دیو بند کے مطابق ارواح ثلاثہ کوئی معمولی کتاب نہیں۔(بھائی بھائی
ص 11)

قول:

نوری صاحب نے یہاں دیو بندیوں کو علماء کہا اب اس پر اپنے اعلی حضرت کا فتوی ملاحظہ ہو؛

آپ کے مجدد احمد رضا صاحب لکھتے ہیں دیو بندی عالم دین نہیں ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں عالم دین سمجھنا خود کفر ہے۔(فتاوی رضویہ ص 163 جلد 16)

نوری صاحب آپ خود دیکھیں آپ کے مجدد نے آپ کو کہاں پہنچا دیا۔

نوری صاحب آگے اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں

سید احمد بریلوی کا ارشاد ہے کہ جس طرف کو میں نکل جاتا ہوں وہاں کے درخت اور جانور تک مجھے پہچانتے اور سلام کرتے ہیں۔

الجواب:

یہ کرامت کی قبیل سے ہے اور اولیا کی کرامات وقتا فوقتا ظاہر ہوتی رہتی ہیں مگر ایسی باتوں پر اعتراض صرف لاعلم اور جاہل ہی کرتے ہیں۔پس اس پر کوئی اعتراض قائم ہی نہیں ہوتا۔

طاہر القادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

سوال:4 کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب:اولیاء اللہ سے جو بات خلاف عادت صادر ہوا سے کرامت کہتے ہیں۔کرامت اولیاء حق ہے اور اس کا منکر گمراہ ہے۔(منہاج العقائد ص 54)

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

ہدایت والااولیاء کی کرامات کا قائل ہوتا ہے گمراہ کرامات اولیاء کا منکر رہتا ہے۔(نورالعرفان ص 355)

ایک جگہ لکھتے ہیں

کرامت ولی برحق ہے۔(نورالعرفان ص 66)

آپ کی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھا ہے

اہل سنت وجماعت کرامات اولیاء کے قائل ہیں جب کے معتزلہ منکر ہیں۔

(خطبات ومقالات شرف قادری ص 320،مرتب عبدالستار طاہر مسعودی

آپ کے ہم مسلک مولوی عبدالرحیم سکندری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

اولیاء اللہ کو کشف والہام کی نعمت اللہ تعالی عطا فرماتا ہے اور اسکا انکار مردود شخص ہی کرتا ہے۔(سیف سکندری ص 148)

اب ہم دکھاتے ہیں کہ اپنے مولویوں کو کون نبیوں سے بڑھ کر مانتا ہے۔حضرت عیسی علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے مگر بریلوی پیر اس سے بھی بڑھ کر کارنامے کر سکتے ہیں

عیسی کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں

میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسی بنا دیئے ہیں (فوز المقال جلد 4 ص 364)

نوری اب تبصرہ کروذرااس پربھی ہمیں انتظار رہے گا۔

ص 11 پرنوری صاحب لکھتے ہیں

قارئین کرام اس سے متعلق 18 حوالے آپ نے ملاحظہ فرمایا۔اب آپ کوبخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ علماء دیوبند گستاخی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

الجواب:

قارئین کرام آپ بھی ان کے پیش کردہ 18 حوالوں کا حشر دیکھ چکے ہیں کہ کچھ حوالے مماتیوں کے کچھ اہل حدیثوں کے پیش کرکے دیوبندیوں کے سرتھوپ کر یہ کہنا کہ ہم اٹھارہ حوالے دے چکے ہیں ایک انتہائی مضحکہ خیز بات ہے اوراس بات پر نوری صاحب کی اگرعقل گھاس چرنے نہیں گئی تو ضرور ہنستی ہوگی

ص 12 پر لکھتے ہیں مرزا قادیانی نے دیوبندیوں کی باطل عبارتوں کو دیکھنے کے بعد ہی دعوی نبوت کیا۔

الجواب:

نوری صاحب مقدمہ مرزائیہ بہاولپور نہ بھولیں جس پر آپ کے اکابرین کی تصدیقات بھی ہیں اوراس روئیداد کو پڑھیں اور عقل کا علاج کروائیں کہ وہاں تو قادیانی مناظر نے احمدرضا کوبھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی اوراس کی عبارات سے استدلال کیااوریہی نہین بلکہ اسلاف امت کی عبارات سے وہ ان مسائل میں استدلال کرتے آرہے ہیں یہ الگ بات ہے کہ وہ استدلال درست ہو نہ ہو۔

حوالہ نمبر 19 کا جواب

نوری صاحب حوالہ دیتے ہیں شاہ صاحب کی بارگاہمیں حاضر ہوئے اوران سے کہا کبھی کبھی بیٹھے بٹھائے میرا سینہ بوجھل معلوم ہونے لگتا ہے اب جو جواب دیا شاہ صاحب نے اسے سوانح قاسمی کے مصنف نے اس طرح نقل کیا یہ نبوت کا آپ پر فیضان ہوتا ہے اور یہ (ثقل) باجھ ہے جو حضور اکرم ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔تم سے حق تعالی نے وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔(سوانح قاسمی جلد 1 ص252)

الجواب:

اول یہ بات ذہن میں رہے کہ حاجی صاحبؒ ایسے بزرگ ہیں جن کو رضا خانی بھی مانتے ہیں۔اب اگران کے کلام میں مناسب تاویل نہ ہوتو اسے شطیحات صوفیاء میں شمار کیا جائے گا۔ہم ان کے کلام کی مناسب وضاحت کرتے ہیں۔

حاجی صاحب کے کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ چونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں تو جو بوجھ وحی کے وقت انبیاء کرام علیھم السلام کو محسوس ہوتا تھا وہی بوجھ ان کو بھی ذکر و ذکار کے وقت محسوس ہوتا ہے۔اب آپ بتائیے اس پر کیا گرفت ہے؟؟

یا اس معنی میں کہ وحی آنے کے ساتھ انبیاء کو جو بوجھ محسوس ہوتا ہے اس کی وجہ وہ ہے جو علامہ سعیدی صاحب بریلوی نے لکھی ہے کہ اس کے دشوار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسی شخص کے خطاب کی بہ نسبت آواز جرس سے معنی سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔(نعمۃ الباری جلد 1 ص128)

چونکہ آدمی آدمی سے کلام کرے تو مناسبت کی وجہ سے بات آسانی سے سمجھ آجاتی ہے اور گھنٹی کی آواز مناسب نہیں ہوتی تو بات سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے تو ذکر واذکار میں شروع شروع میں آدمی کو مناسبت نہیں ہوتی کچھ وقت مناسب بناتے لگ جاتا ہے اور دشواری ختم ہوجاتی ہے۔

حوالہ نمبر 20کا جواب

نوری صاحب اعتراض کرتے لکھتے ہیں۔

قاسم نانوتوی کے معتقدین بھی آپ کو نبی مانتے تھے(ص13)

الجواب :

ہم اس پر صرف اتنا کہیں گے کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔دلیل تو کوئی پاس ہے نہیں ہاں بے بنیاد دعوی کردینا بریلویوں کی پرانی عادت ہے۔

نوری صاحب آگے لکھتے ہیں

مولوی رفیع الدین سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنا کشف بیان کرتے ہیں۔۔مولانا رفیع الدین دیوبندی کا مکاشفہ ہے کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی قبر عین کسی نبی کی قبر میں واقع ہے۔(مبشرات دارالعلوم دیوبند ص36)

اس کے علاوہ ایک دو حوالے اسی کتاب مبشرات کے حوالے دیے ہیں۔ہم مجموعی طور پر ان کا جواب عرض کریں گے۔

الجواب:

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔بھلا ہم نوری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کشف وکرامات سے کیا عقیدے ثابت ہوتے ہیں؟؟؟جواب ضرور دینا اولیاء کے کشف ظنی چیزیں ہوتی ہیں تو کشف سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا پس آپ کا یہ اعتراض بے بنیاد ہے۔

پھر بات یہ ہے کہ کشف وکرامات کے متعلق تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے اس سے بھی ناواقف ہو۔

آپ کے ہم مذہب اور مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی کے ساتھ موجود مولوی طاہر القادری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

سوال:4 کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب:اولیاء اللہ سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔کرامت اولیاء حق ہے اور اس کا منکر گمراہ ہے۔(منہاج العقائد ص 54)

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

ہدایت والا اولیاء کی کرامات کا قائل ہوتا ہے گمراہ کرامات اولیاء کا منکر رہتا ہے۔(نور العرفان ص 355)

ایک جگہ لکھتے ہیں

کرامت ولی برحق ہے۔(نور العرفان ص 66)

آپ کی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھا ہے

اہل سنت وجماعت کرامات اولیاء کے قائل ہیں جب کے معتزلہ منکر ہیں۔

(خطبات ومقالات شرف قادری ص 320، مرتب عبدالستار طاہر مسعودی

آپ کے ہم مسلک مولوی عبدالرحیم سکندری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

اولیاء اللہ کو کشف والہام کی نعمت اللہ تعالی عطا فرماتا ہے اور اسکا انکار مردود شخص ہی کرتا ہے۔(سیف سکندری ص 148)

☆ تو نوری صاحب کیوں آپ معتزلہ اور مردود وگمراہ ہو گئے۔کیوں آپ اولیاء کے کشف و کرامات پر اعتراض کرتے ہیں۔اللہ آپ کو سمجھ نصیب فرمائے۔

یہ تو تھا جناب نوری صاحب کی کتاب کا ترکی بہ ترکی جواب۔۔۔ہم نے رضا خانیوں کی متعدد عبارات پیش کر دی ہیں اب ہمیں امید ہے کہ اگر نوری صاحب اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہیں تو ضرور ایک رسالہ بریلوی قادیانی بھائی بھائی تحریر فرمائیں گے!

بندہ عاجز

محمد سیف حنفی عفی عنہ
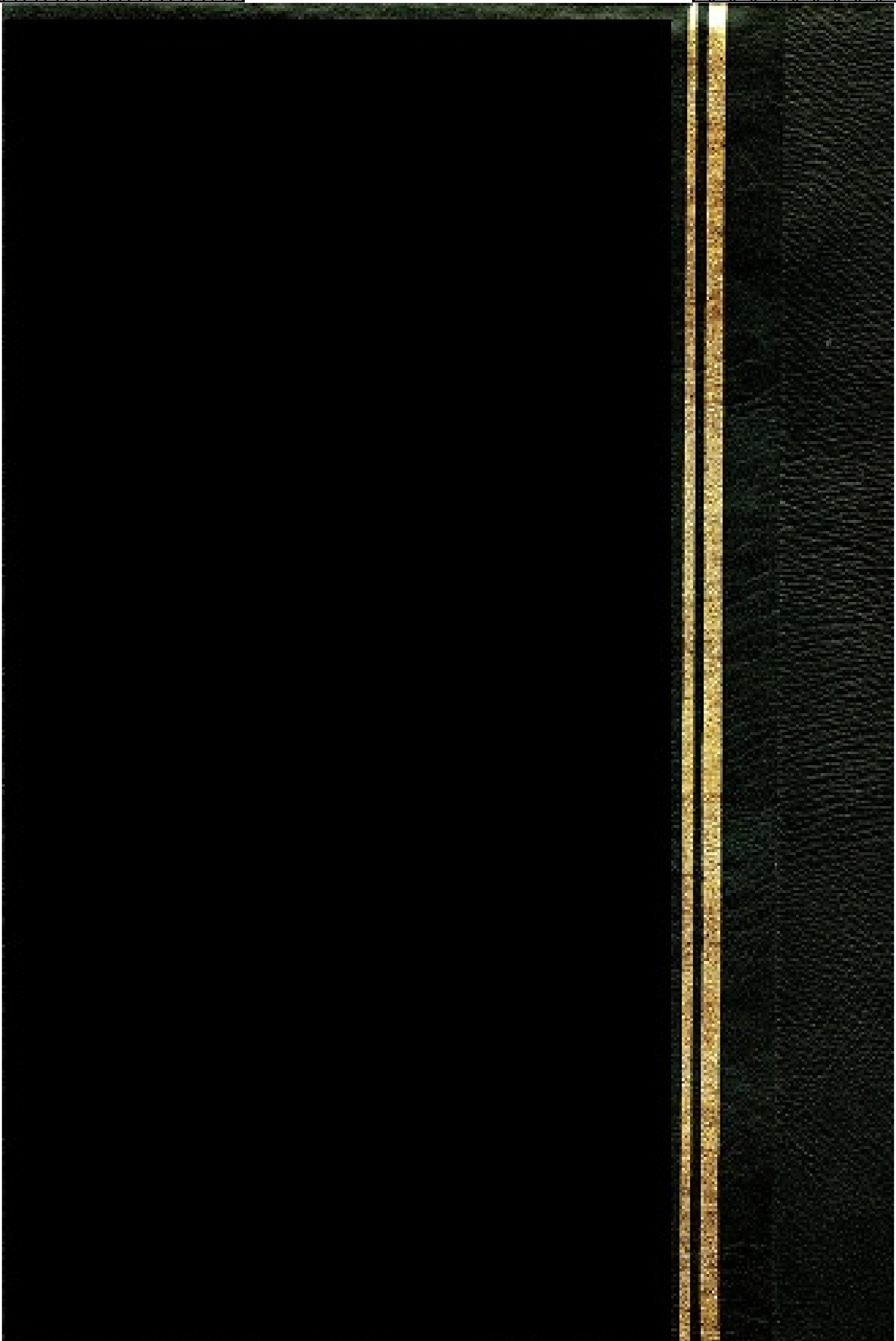
☆ کتاب میں لفظی اغلاط ممکن ہیں۔ایسا ہوتا رہتا ہے خود نوری صاحب کے رسالہ میں کئی لفظی اغلاط ہمارے سامنے رہی ہیں۔